عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

سنتِ مؤکدہ و غیر مؤکدہ کے فضائل

جلد: ۴۳ | ۱۵ تا ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۴۷

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کارنامے

قائد جمعیت کی خدمت میں تقریبِ استقبالیہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

سوتیلی بیٹی سے نکاح ناجائز ہے

س:...... ۲۳ سال پہلے میں نے اپنے تایا کی بیٹی سے شادی کی، جو کہ طلاق یافتہ تھی اور اس کی ایک بیٹی بھی تھی، اب میری بیوی کا انتقال ہوچکا ہے۔ اس کی سابقہ شوہر سے بیٹی شادی کے بعد طلاق ہو جانے پر ہمارے ساتھ ہی رہنے لگی، اس کی ایب نارمل بچی بھی ہے۔ ماں اور بیٹی دونوں میری کفالت میں ہیں۔ رشتہ دار اور برادری والے کہتے ہیں کہ اس عورت سے شادی کرلو۔ کیا شرعی طور پر میرے لئے جائز ہے کہ میں اپنی بیوی کی بیٹی سے شادی کروں؟ لوگ کہتے ہیں کہ ان یتیم اور بے سہارا ماں بیٹی کو میں سہارا دوں تو یہ بڑے ثواب کا کام ہوگا۔ اس لڑکی کے حقیقی والد کا بھی انتقال ہوچکا ہے۔

ج:...... صورتِ مسؤلہ میں آپ کے لئے اپنی مرحومہ بیوی کی حقیقی بیٹی سے نکاح کرنا شرعاً جائز نہیں۔ کیونکہ سوتیلا باپ ہمیشہ کے لئے باپ ہی رہتا ہے، خواہ لڑکی کی والدہ مرگئی ہو یا اسے طلاق دے دی ہو، اور سوتیلا باپ اسی طرح حرام ہوتا ہے جس طرح سگا باپ حرام ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ دونوں ماں اور بیٹی آپ کے لئے محرم ہیں اور آپ ان کی کفالت کرسکتے ہیں، بشرطیکہ عزت کو خطرہ نہ ہو۔ جیسا کی قرآن کریم میں ہے:

”حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهَاتُکُمْ (اِلٰی قوله) وَرَبَائِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَائِکُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ۔“ (النساء:۲۳)

”بنات الزوجة و بنات اولادها وان سفلن بشرط الدخول بالام کذا فی الحاوی القدسی، سواء کانت لابنة فی حجره أولم تکن۔ کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضی خان۔“ (عالمگیری، ج:۱، ص:۲۷۴)

”وحرم المصاهرة بنت زوجته الموطوءة.... الخ قوله بنت زوجته الموطوءة ای سواء کانت فی حجره ای کنفه و نفقته أو لا۔“ (فتاویٰ شامی، ج:۳، ص:۳۰)

مردہ پیدا ہونے والے بچے کا جنازہ

س:..... ایک بچہ مردہ پیدا ہوا، کیا اس کی نماز جنازہ، غسل، کفن وغیرہ کرنا ہوگا یا نہیں؟

ج:..... جو بچہ مرا ہوا پیدا ہوا اور پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی تو اس کو نہلا کر کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیا جائے گا۔ اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ البتہ بچہ کا نام رکھ دینا چاہئے۔

واللہ أعلم بالصّواب!

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۳ ۱۳ تا ۱۹ / جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ / دسمبر ۲۰۲۴ء شمارہ:۴۷

اس شمارے میں!

قائد جمعیت کی خدمت میں تقریری استقبالیہ	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے کارنامے	۸	حضرت مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ
سنتِ مؤکدہ وغیر مؤکدہ کے فضائل	۱۲	مولانا محمد ثناء الرحمٰن
عقیدۂ ختم نبوت.... ایمان کی بنیاد	۱۴	محمد اسامہ پسروری
.... سپریم کورٹ کا آخری فیصلہ (۲)	۱۵	ادارہ
بلوچستان میں تحفظ ختم نبوت پروگرام	۱۹	مولانا محمد عنایت اللہ، کوئٹہ
ختم نبوت کانفرنس، نوشکی	۲۰	مولانا عبدالغنی، گوادر
تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس، تربت	۲۱	مولانا احمد شاہ بلوچ
مجاہدِ ختم نبوت ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ	۲۲	مولانا قاضی احسان احمد
حضرت مولانا علاؤ الدینؒ	۲۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۴	" " " " "

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۰۵ فصل:... ۳ہجری کے واقعات

۲۴:.... اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان کی تانت ٹوٹ کر اتنی چھوٹی رہ گئی تھی کہ کمان کے دونوں سروں تک نہیں پہنچتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت سے وہ اتنی لمبی ہوگئی کہ اس کا کچھ حصہ کمان پر لپیٹنا پڑا۔

۲۵:.... اسی سال غزوۂ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندانِ مبارک، بدبخت کافر عتبہ بن ابی وقاص ۔۔۔ خذلہ اللہ ۔۔۔ کے، جو حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا بھائی تھا، پتھر مارنے سے شہید ہوا، یہ دندانِ مبارک سامنے کے نچلے دانتوں میں سے داہنی جانب کا تھا۔

۲۶:.... اسی سال غزوۂ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور رُخِ انور پر زخم آئے، اور خود کے دو حلقے رُخسارِ مبارک میں پیوست ہوگئے، اور یہ عبداللہ بن قمیہ کافر.... خذلہ اللہ تعالیٰ.... کی سنگ باری سے ہوا تھا، صحابہ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کافروں کے لئے بددُعا فرمایئے جنھوں نے آپ کو زخم پہنچائے اور اذیت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: ”اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے“ اور ایک روایت میں اس کے بجائے یہ لفظ ہیں: ”اے اللہ! میری قوم کی بخشش فرما کہ یہ جانتے نہیں“ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کافروں کے لئے ہدایت اور خیر ہی کی دُعا فرمائی، البتہ عتبہ اور ابنِ قمیہ کے لئے بددُعا فرمائی، اس کا ذکر آگے آتا ہے۔

۲۷:.... اسی سال یہ معجزہ ہوا کہ عتبہ بن ابی وقاص جس کے پتھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندانِ مبارک شہید ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددُعا فرمائی: ”اے اللہ! یہ سال پورا ہونے سے پہلے بحالتِ کفر مرے“ چنانچہ یہی ہوا کہ ابھی سال نہیں گزرا تھا کہ کافر مرا اور جہنم میں گیا۔

۲۸:.... اسی سال یہ معجزہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا عبداللہ بن قمیہ کے حق میں (جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سنگ باری کی تھی) قبول ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ بددُعا دی تھی: ”اَقْمَاکَ اللّٰہ!“ ”اللہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کردے!“ تھوڑے عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک بز کوہی (پہاڑی بکرا) مسلط کردیا اور اس نے سینگ مار مار کر اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے کردیا، یوں واصل بہ جہنم ہوا۔

۲۹:.... اسی سال غزوۂ اُحد میں یہ معجزہ ہوا کہ ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے آسمان سے اُترے اور شریکِ قتال ہوئے، ان میں جبریل علیہ السلام ”حیزوم“ نامی گھوڑے پر سوار تھے، نیز میکائیل علیہ السلام اور دیگر ملائکہ تھے، یہاں تک کہ بعض صحابہ ؓ نے بھی فرشتوں کو جنگ میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے دیکھا، نیز صحابہ کرام ؓ نے یہ منظر دیکھا کہ کافروں کی گردنیں کٹ کٹ کر گر رہی ہیں جبکہ مقابلے میں کوئی انسان نہیں، نہ کوئی آدمی انہیں مار رہا ہے۔ اِمام مسلم رحمہ اللہ صحیح مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ”میں نے جنگِ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب دو فرشتوں کو دیکھا، جو شدید جنگ کررہے تھے، اور سفید براق لباس پہن رکھا تھا، ان فرشتوں کو نہ اس واقعے سے پہلے کبھی دیکھا، نہ بعد میں، یعنی جبریل ومیکائیل۔“

۳۰:.... اسی سال غزوۂ اُحد میں ابوالدحداح ثابت بن الدحداح، عمرو بن جموح، اوس بن ثابت (حسان بن ثابت کے بھائی) اور حضرت جابر کے والد عبداللہ بن عمرو بن حزام الانصاری بھی شہید ہوئے، حضرت عبداللہ بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے، جنگِ اُحد میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے تھے، عمرو بن جموح کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (جاری ہے)

ادار یہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی خدمت میں استقبالیہ

۲۵/اکتوبر ۲۰۲۴ء بعد از جمعہ ۴۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے آخری اجلاس عام میں

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی خدمت میں مولانا اللہ وسایا صاحب نے تقریری استقبالیہ پیش کیا، ملاحظہ فرمائیں:

’’حضرات گرامی! آپ سب حضرات مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے آج کے اس اجلاس کے مہمان خصوصی، ہم سب کے سرپرست، مخدوم اور مخدوم زادہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم تشریف لا چکے ہیں اور اسٹیج پر آپ کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ وقت انتہائی مختصر ہے بغیر کسی تاخیر کے ہم کوشش کریں گے کہ حضرت مدظلہم کا بیان شروع ہوجائے۔ آپ کے اور ان کے درمیان ہم لوگ زیادہ دیر حائل نہیں رہیں گے، لیکن ایک دو باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں کہے بغیر چارہ نہیں۔

میرے بھائیو! میں سب سے پہلے تو حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم سے معافی چاہتا ہوں کہ ان کے اور میرے درمیان ایک ایسا راز ہے جسے میں گزشتہ پانچ سات سال سے چھپائے ہوئے ہوں اور آج تک کسی کے سامنے میں نے اس کا تذکرہ نہیں کیا، لیکن آج میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں کہ حضرت مدظلہم کی موجودگی میں، میں آپ حضرات کے سامنے اس راز کا انکشاف کروں۔ وہ راز یہ ہے کہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے فارغ التحصیل ایک عالم ربانی نے خواب دیکھا اور انہیں رحمت عالم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں خواب کے اندر ارشاد فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی جدوجہد کے تمام تر کام کی سرپرستی اور اس کی نگرانی حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے سپرد کردی جائے۔ (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر)

میرے بھائیو! مجھ سے کہیں زیادہ حضرت مولانا مدظلہم کو اس خواب کی تفصیلات کا علم ہے۔ میں نے آج تک کسی کے سامنے حتی کہ اپنے بزرگوں کے سامنے یا اپنی اولاد کے سامنے تو درکنار، خواب میں اپنے آپ سے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

ہمارے حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب نے خواب دیکھا، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ خواب میں ملے۔ قاری صاحب فرماتے ہیں کہ: ہم نے حضرت مفتی صاحبؒ سے درخواست کی کہ حق تعالیٰ شانہ نے آپ سے اس دنیا کے اندر دین اسلام کی سربلندی کے لئے بڑا کام لیا، آپ ارشاد فرمائیں کہ آخرت کا معاملہ کیسے رہا؟ حضرت قاری صاحب مدظلہم کے صاحبزادے (مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی) موجود ہیں، میں ان کی موجودگی میں روایت عرض کررہا ہوں۔

مفتی صاحبؒ نے انہیں خواب کے اندر فرمایا کہ میں نے حدیث شریف پڑھائی، ملک عزیز میں اشاعت اسلام کے لئے، نفاذ اسلام کے لئے جدوجہد کی اور کامیاب جدوجہد کی، لیکن جتنا مجھے اعزاز برزخ کے اندر ملا ہے وہ رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو اسمبلی میں جدوجہد کی تھی، یہ اسی کا صدقہ ہے۔

میں درخواست کرتا ہوں، آپ حضرات چناب نگر میں بیٹھے ہیں، ایک دو کلومیٹر پر آپ حضرات کا چنیوٹ ہے اور مجھے یاد ہے، صرف یاد نہیں بلکہ خوب یاد ہے کہ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ ہماری سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ میں تشریف لائے تو حضرت مولانا محمد علی

جالندھریؒ نے ان کا استقبال کرتے ہوئے استقبالی کلمات کہے تھے۔میں نے اپنی آنکھوں کے ساتھ اس منظر کو دیکھا، کانوں کے ساتھ سنا اور دماغ میں محفوظ کیا کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے حضرت مفتی صاحبؒ سے کہا کہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے کہنے پر ہم لوگوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کا بیڑا اٹھایا تھا، اب میں زندگی کے اس حصے میں ہوں کہ پتا نہیں کب بلاوا آ جائے، جو قدرت نے آپ (حضرت مفتی محمودؒ) کو عزت دی کہ تازہ وزیر اعلیٰ بن کر تشریف لائے، فرمایا: ’’اب میں ختم نبوت کا کام آپ کی جھولی میں ڈالتا ہوں۔‘‘ پھر آپ حضرات جانتے ہیں کہ اس کے بعد ۱۹۷۴ء کی تحریک چلی اور اس تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جس میں حضرت مفکر اسلام کا کردار کسی سے مخفی نہیں۔

ہمارے کراچی کے اس عالم دین کا خواب دیکھنا اور قدرت کی طرف سے اس خواب کے پورا ہونے کا یہ نظم بنا کہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور یہ مسکین! ہم حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ حضرت ۷ ستمبر ۲۰۲۴ء کو ہم ایک بڑا جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔آپ تاریخ عنایت فرمائیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے پچاس سال پورے ہو رہے ہیں۔اب قدرت کی طرف سے خواب میں رحمت عالم ﷺ کا اس عالم دین کو کہنا اور ادھر حضرت مولانا کا یہ سننا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے ہوئے ۵۰ سال پورے ہو رہے ہیں، ختم نبوت گولڈن جوبلی یوم الفتح منانا ہے تو یہ خالصتاً تکوینی امر ہے کہ حضرت مولانا کی زبان پر اللہ پاک پروردگار عالم کی تقدیر بولی اور حضرت نے فرمایا کہ یہ کانفرنس جمعیت علمائے اسلام کرے گی، اس کے داعی ہم ہوں گے، اس کی میزبانی آپ کریں گے۔

میرے بھائیو! ہم لوگ اجلاس کرتے۔ایک کامیاب جلسہ ہو جاتا اور یقیناً ہو جاتا۔ جمعیت علمائے اسلام نے بھی ملک کے اندر کتنے اجتماع منعقد کئے، بلاشبہ مثالی اجتماع ہوتے ہیں جمعیت کے۔ان کا دوست دشمن بھی اعتراف کرتا ہے۔جمعیت نے بڑے بڑے مارچ کئے، وہ بھی بڑے کامیاب کئے۔ساری دنیا اس کا اعتراف کرتی ہے۔لیکن ۷ ستمبر کے حوالے سے حضرت مولانا کا یہ فرمانا کہ ہم اس کے داعی بنیں گے، اللہ نے اس جملے کے اندر برکت یہ ڈالی کہ کراچی سے لے کر خیبر تک وہ صرف ایک کانفرنس یا گولڈن جوبلی نہ رہی، یوم الفتح نہ رہا، بلکہ حضرت کے اس اعلان نے پورے ملک میں ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی۔میرے بھائیو! بلاشبہ جس طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک میں قوم کے جذبات تھے، جس طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک میں قوم کو آگاہی ملی، بیداری ملی اور قوم نے بہت بڑا معرکہ مارا۔

گولڈن جوبلی کے حوالے سے حضرت مولانا کی قیادت با سعادت میں اس اعلان کا کیا ہونا تھا: قدرتِ حق ایسے طور پر متوجہ ہوئی کہ کراچی سے لے کر خیبر تک وہی تحریک کی کیفیت پیدا ہو گئی۔آپ حضرات گواہی دیں گے کہ حضرت نے لاہور کے اندر جو تقریر کی، اس تقریر میں کہا کہ اس اجتماع کے ذریعے آئندہ ہم نے ۵۰ سال کے لئے قادیانیت کی ایسی کمر توڑ دی ہے کہ وہ کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہیں گے۔چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس معرکہ سے فارغ نہیں ہوئے تھے، اس کا بھی تمام تر کریڈٹ ہمارے مخدوم حضرت مولانا فضل الرحمٰن کو جاتا ہے، دو چار مہینوں سے برابر سپریم کورٹ میں ایک قادیانی و مسلم کیس لڑا جا رہا تھا، حضرت اس میں تشریف لے گئے اور چھا گئے۔رحمت حق اس طرف متوجہ ہو گئی۔آپ کے پہلی دفعہ تشریف لے جانے پر حق تعالیٰ نے امت کو بعینہٖ کامیابی سے نوازا، جس طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت میں اللہ رب العزت نے امت کو کامیابی سے نوازا تھا۔وہ فیصلہ چھپ چکا ہے۔وہ فیصلہ آپ حضرات فری میں یہاں (ختم نبوت کانفرنس چناب نگر) سے لے کر جائیں گے۔مجھے بڑی شدت کے ساتھ احساس ہے کہ بہت کم وقت رہ گیا ہے۔عصر کا وقت قریب ہے۔

لیکن یہ کہے بغیر بھی چارہ نہیں کہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے خیبر پختون خوا کے وزیر اعلیٰ بننے کے بعد پنجاب میں جو سب سے پہلا

جلسہ کیا تھا وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لاہور کا جلسہ تھا، لاہور میں مولانا لال حسین اخترؒ کی صدارت میں آپ نے اس ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا تھا، آپ حضرات اسے حسن اتفاق کہیں یا قدرت کی دین، کہ آج قومی اسمبلی میں حق تعالیٰ نے حضرت مولانا کو سرخرو کیا۔

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں کہ ایک زمانہ تھا، تحریک آزادی میں کانگریس ہو یا مسلم لیگ، ہندو ہو یا مسلمان، وہ تمام تر تحریک آزادی میں کام کرنے والی قیادت حضرت شیخ الہندؒ کی رہنمائی کی محتاج ہوتی تھی۔ آج صرف آپ نے نہیں، بلکہ پوری دنیا نے دیکھا کہ پاکستان میں آئین کی گتھیاں سلجھانے کے لئے اپوزیشن اور گورنمنٹ سب کو اللہ نے حضرت مولانا دامت برکاتہم کے دروازے پر آنے پر مجبور کردیا۔ یہ صرف آپ سب کے لئے نہیں، جمعیت علمائے اسلام کے لئے نہیں، بلکہ اس خطے میں دین اسلام کے لئے کام کرنے والے تمام تر افراد اور اداروں کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ، ان سب کی قیادت اور ان سب کی رہنمائی کا اللہ تعالیٰ نے ہمارے مخدوم مولانا فضل الرحمٰن کو اعزاز بخشا۔ (نعرہ تکبیر، اللہ اکبر)

ٹھہر جائیں! کہتے ہیں کہ نسبت قائم ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''طابق النعل بالنعل'' وزیر اعلیٰ بننے کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ پنجاب میں تشریف لائے تو ختم نبوت کے جلسے پہ تشریف لائے تھے پہلی دفعہ، سبحان اللہ تو کہو! (سبحان اللہ!)

آئین پاکستان میں ۲۶ ویں ترمیم کے ذریعہ اسلام کی سربلندی کے بعد، دینی مدارس کے استحکام کے بعد، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانونی شکل دلوانے کے لئے آئینی طور پر حکومت کو اور اپوزیشن کو پابند کرنے کے بعد، حضرت مولانا فضل الرحمٰن آج اگر کامیابی کے بعد ملک میں پہلے کسی عوامی جلسے سے خطاب کررہے ہیں تو وہ بھی ان کے والد محترم کی سنت کے مطابق سب سے پہلا جلسہ، وہ ختم نبوت کا جلسہ ہے، جس میں حضرت مولانا تشریف لائے ہیں۔ (سبحان اللہ!)

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں، ۷۰ سال کی تاریخ گواہ ہے، جمعیت علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت برابر آج تک ایک دوسرے کے حلیف ہیں۔ ختم نبوت کے ضمن میں کوئی ایسا کام نہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام کے دروازے پر گئی ہو اور جمعیت نے روکھا پن اختیار کیا ہو، بلکہ ہمیشہ انہوں نے اس کام کی قیادت کی۔ ہم نے اس روایت کو زندہ رکھا کہ اس ملک میں کوئی قدم اٹھانے سے پہلے جمعیت علمائے اسلام کی قیادت کو اعتماد میں لیا، ان کی سرپرستی کے ہاتھ کو اپنے سر پر پہلے رکھا۔ انہوں نے اشارہ کیا، ہم نے جان کی بازی لگائی اور قدرت حق نے کامیابی کے ساتھ نوازا۔

آج اسی عزم کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات کہتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے کہ ہمارے پاس کیا ہے؟ ہم مسکین لوگ ہیں۔ میری بہترین معلومات کے مطابق آج کے اس اجلاس میں پانچ ہزار سے زیادہ فارغ التحصیل علمائے کرام، مشائخ، دینی جماعتوں کے سربراہان، شیوخ حدیث، مختلف جماعتوں کے سربراہان موجود ہیں، آج ان سب کی موجودگی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی دستار بندی کی جائے گی۔ دستار بندی حضرت صاحبزادہ خلیل احمد کرائیں گے۔ پانچ ہزار علماء و مشائخ کی موجودگی ان کے ساتھ ہے۔ پورا اجتماع کھڑے ہو کر اس تقریب کے منظر کا شاہد عدل بن جائے۔''

(لوگوں نے کھڑے ہو کر خوشی سے پرنم آنکھوں کے ساتھ فلک شگاف نعروں کی گونج میں مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی دستار بندی کے اس عمل کو دیکھا اور تاریخ نے اپنے سینہ میں اس کو محفوظ کیا۔ نعرہ تکبیر، اللہ اکبر! تاج و تخت ختم نبوت، زندہ باد)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

امیرالمومنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کارنامے

حضرت مولانا سیّد محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

ولادت، نام نامی:

پیر کا روز ہے، صبح کا سہانا وقت، فضائے مکہ خاموش ہے، یکا یک ابوقحافہ کو بشارت دی جاتی ہے: ''فرزند سعید مبارک ہو!'' ابوقحافہ کے دل و دماغ پر فاطرِ ہستی کی عظمت و جلالت پرتوِ انداز ہوتی ہے، اس کا قلب اُس خالق کی طرف متوجہ ہوتا ہے؛ جس کو اپنے تمام معبودوں میں سب سے بڑا مانتا تھا، اس بشارت پر تشکر اور نیاز کا ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور اس بچہ کو اسی خالق وقادر کا بندہ کہہ کر پکارتا ہے، یعنی ''عبداللہ'' نام تجویز کرتا ہے۔

ماہرانِ انساب کا خیال یہ بھی ہے کہ اصل نام ''عبدالکعبۃ'' تھا، اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''عبدالکعبۃ'' کی بجائے ''عبداللہ'' تجویز فرمایا۔

عتیق:

آپ ؓ کو ''عتیق'' بھی کہا جاتا ہے، اس کی چند وجوہ بیان کی گئی ہیں:

(۱) اصل نام یہ بھی تھا۔

(۲) آپ حسین تھے۔

(۳) آپ کا نسب عیب سے پاک اور صاف تھا (عتیق کے معنی شریف کے بھی آتے ہیں)۔

(۴) جب آپ ؓ پیدا ہوئے تو والدہ ماجدہ خانہ کعبہ کے سامنے آپ ؓ کو لے گئیں اور کہا: خداوند! یہ تیرے نام پر موت سے آزاد ہے۔ یہ اس لئے کہا کہ ان کے بچے مرجایا کرتے تھے (لفظ عتیق کے معنی آزاد کے بھی ہیں)۔

(۵) آپ ؓ قدیم الاسلام تھے اور امورِ خیر میں سبقت کیا کرتے تھے (عتیق کے معنی پُرانے کے بھی ہیں)۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ ؓ کو جہنم سے آزادی کی بشارت دی تھی۔

صدیق:

آپ ؓ کا لقب تھا، کیونکہ (۱) آپ ؓ نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام (نبوت) کی تصدیق کی، (۲) شبِ معراج کے واقعہ کی بھی سب سے پہلے آپ ؓ نے تصدیق فرمائی۔

(سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ) قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ نے ''صدیق'' کا لقب آسمان سے نازل فرمایا۔

(طبرانی بحوالہ فتح الباری، ج:۷، ص:۷)

ابوبکر:

آپ ؓ کی کنیت تھی، اگرچہ آپ ؓ کے کسی بیٹے کا نام ''بکر'' نہ تھا۔

خاندان:

بنوتیم یا تیمی تھا، جو قبیلہ قریش کی ایک شاخ ہے۔

خاندانی خصوصیات:

یہ فضیلت ساری امت میں صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے مخصوص ہے کہ آپ ؓ خود بھی صحابی تھے، آپ ؓ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ بھی صحابی اور آپ ؓ کی اولاد اور اولاد کی اولاد بھی صحابی، یعنی متواتر چار پشتوں نے شرفِ مصاحبت حاصل کیا، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

صدیق اکبر ؓ اسلام لانے سے پہلے:

آپ ؓ فطری طور پر نیک نفس، ذہین، ذکی، معاملہ فہم، سنجیدہ، پاکباز، رحم دل، مخیر، مردم شناس، خوددار اور بہادر تھے۔

آپ ؓ کے اخلاقِ عالیہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ''ابن الدغنہ'' کافر نے آپ ؓ کی تعریف میں وہی الفاظ کہے، جو الفاظ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں فرمائے تھے:

''اِنَّکَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَحْمِلُ الْکَلَّ وَ تَقْرِیُٔ الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ۔''

(بخاری شریف)

ترجمہ: ''آپ بے نظیر کارنامے انجام دیتے ہیں، (یا جس کے پاس کچھ نہ ہو اسے کما کر دیتے ہیں، کمائی پر لگا دیتے ہیں)،

اقارب کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور ماندہ اور سواری کے ضرورت مندوں کو سواری دیتے ہیں، مہمان نواز ہیں، مصائبِ زمانہ کے آڑے آکر لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔‘‘

اور لطف یہ ہے کہ یہی الفاظ ابن الدغنہ نے کفارِ مکہ کے سامنے ادا کئے، جن کی کوئی شخص تکذیب نہ کرسکا۔ یہی اخلاق و اوصاف تھے جن کی وجہ سے اسلام سے پیشتر کفارِ قریش نے حضرت صدیق اکبرؓ کو دیت، خون بہا اور جرمانوں کا جج بنا کر رکھا تھا۔ (تاریخ ابن خلدون)

قریش کے دس آدمی وہ ہیں جو زمانۂ جاہلیت میں بھی معزز اور مقتدر تھے اور اسلام لانے پر بھی، حضرت صدیق اکبرؓ کا مرتبہ ان میں سب سے اونچا تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپؓ ہر فحش کام سے ہمیشہ پاک دامن رہے، آپؓ نہ کبھی خدا کے منکر ہوئے اور نہ کبھی شرک و بت پرستی کے مرتکب ہوئے۔ ابن جوزیؒ نے آپؓ کو بھی ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو اسلام لانے سے پیشتر بھی بت پرستی سے متنفر تھے۔

صدیق اکبرؓ نے زمانۂ جاہلیت میں بھی شراب نہیں پی:

آپؓ نے کبھی شراب نہیں پی، آپؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپؓ زمانۂ جاہلیت میں جبکہ شراب کا رواج عام تھا، شراب سے کیوں مجتنب رہے؟ فرمایا: عزت اور انسانیت کی خاطر؛ کیونکہ جو شخص شراب پیتا ہے، وہ اپنی عزت وآبرو کھو دیتا ہے، انسانیت سے گزر جاتا ہے۔

صدیق اکبرؓ کو شراب کی قباحت کا احساس ابتدائے عمر میں ہی ایک واقعہ سے ہوگیا تھا، آپؓ تشریف لے جارہے تھے کہ آپؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو شراب کے نشہ میں چور ایک جگہ پاخانہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور پاخانہ کا نوالہ بنا کر ہاتھ میں لے رکھا تھا، اس کو کھانے کے لئے منہ کے قریب لے جاتا مگر جب اس کی بدبو دماغ کو چڑھتی تو منہ سے ہٹالیتا، آپؓ نے فرمایا: اسے خبر بھی نہ تھی کہ میں کیا کررہا ہوں؟

قابلیت:

اس زمانہ کے علوم میں آپ کو کافی دسترس حاصل تھی، نوشت وخواند، علم انساب، تاریخ عرب، شعر وبلاغت کے آپؓ بہترین ماہر تھے، مگر اسلام لے آنے کے بعد آپؓ نے شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔

ذریعۂ معاش:

آپؓ کا پیشہ تجارت تھا۔ اس سلسلہ میں آپؓ شام وغیرہ دیگر ممالک کے سفر کرتے رہا کرتے تھے، جس نے آپؓ کے تجربہ، مردم شناسی اور دانشمندی میں چار چاند لگادیئے تھے، آپؓ کی تجارت بڑی کامیاب تھی، ہزاروں درہم آپؓ کے پاس جمع رہا کرتے تھے۔

صدیق اکبرؓ کا قبولِ اسلام:

بعثت کی خبر پاتے ہی آپؓ اسلام لے آئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کے مجمع میں فرمایا تھا: ’’میں نے ندا (یعنی دعوتِ اسلام) دی اور کہا: ایمان لے آؤ! تم لوگوں نے کہا: جھوٹ ہے، ابوبکرؓ نے کہا: سچ ہے۔ (بخاری شریف)

سب سے پہلے مسلمان کون ہوا؟

آزاد مردوں میں سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آزاد عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، آزاد لڑکوں میں سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ، غلاموں میں سیدنا زید بن حارثہؓ، باندیوں میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی وجوہات:

(۱) حضرت صدیق اکبرؓ کے وصف میں ابن دغنہ نے جو الفاظ ادا کئے تھے وہ پہلے گزر چکے، ان سے پتا چلتا ہے کہ آپؓ کی طبیعت کس قدر سلیم واقع ہوئی تھی، اور رُشد و ہدیٰ کے کس قدر قریب تھے!

حافظ ابن عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔

’’هٰذِهٖ غَايَةٌ فِيْ مَدْحِهٖ لِأَنَّ صِفَاتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُنْذُ نَشَاءٍ كَانَتْ أَكْمَلَ الصِّفَاتِ۔‘‘ الصفات (اصابہ، ج۲ ص:۱۰۴، حرف العین، عبداللہ بن عثمانؓ)

ترجمہ: ’’یہ انتہائی تعریف ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف شروع ہی میں کامل ترین تھے۔‘‘

ایسے کامل و اکمل صفات کے مالک کے قبولِ اسلام میں اگر تاخیر ہوسکتی تھی تو صرف اس باعث کہ اسلام کا ظہور اب تک نہ ہوا تھا، پھر جیسے ہی آفتابِ اسلام کی کرنیں صدیق اکبرؓ کے قلب پر پڑیں فوراً ہی نورِ اسلام سے جگمگا اٹھا۔

(۲) ایک عرصہ پیشتر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و اوصاف کا قریب سے مشاہدہ کررہے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوائے نبوت کیا تو صدیق اکبرؓ کی فطری سعادت نے انکار گوارا ہی نہیں کیا۔

(۳) کچھ ایسے واقعات بھی پیش آچکے تھے، جن کی بنا پر حضرت صدیق اکبرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے دعوتِ اسلام کے ظہور کا انتظار تھا، مثلاً:

(الف) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور زید بن عمرو بن نفیل دونوں حرم کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امیہ بن ابی صلت ادھر آنکلے۔ کہنے لگے بتاؤ: وہ نبی جن کا انتظار ہے ہمارے خاندان میں سے ہوں گے یا تمہارے خاندان میں سے یا فلسطین والوں میں سے؟

(حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں) میں نے اس سے پیشتر نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار ہے یا کوئی نبی مبعوث ہوگا؟ بہرحال! میں وہاں سے اٹھ کر ورقہ بن نوفل کے پاس پہنچا اور پورا واقعہ بیان کیا، ورقہ بن نوفل نے کہا کہ ہاں بھتیجے! ہمیں اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اور ان کے علماء نے بتایا ہے کہ جس نبی کا انتظار ہے وہ عرب کے شریف ترین اور اعلیٰ نسب خاندان سے ہوگا اور مجھے ان کا نسب معلوم ہے اور تمہاری قوم (یعنی قریش) اپنے نسب میں تمام عرب سے اعلیٰ ہے۔

صدیق اکبرؓ نے ورقہ بن نوفل سے پوچھا: ”چچا جان! نبی کیا بتایا کرتے ہیں؟“

ورقہ بن نوفل نے جواب دیا: ”جو ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتلایا جاتا ہے وہی بتاتے ہیں، وہ ظالم نہیں ہوتے، ظالموں کا ساتھ نہیں دیتے۔“

چنانچہ صدیق اکبرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہوتے ہی ایمان لے آئے۔ اسلام لانے کے بعد صدیق اکبرؓ کی

تبلیغی جدوجہد:

صدیق اکبرؓ نے اسلام قبول کرتے ہی لوگوں میں تبلیغی کام کا سلسلہ شروع کردیا، کاروبار کی وسعت کی وجہ سے لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ رہتا تھا، اس لئے آپؓ کے پاس جو بھی کافر آتا؛ آپؓ اس کو اسلام قبول کرلینے کی دعوت دیتے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سال ڈیڑھ سال کے عرصہ میں بہت سے حضرات حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے، چنانچہ حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ جو عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، اور معدنِ اسلام کے سب سے تاباں اور درخشاں جواہر ہیں؛ آپؓ ہی کی جدوجہد سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عثمانؓ بن مظعون، حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت خالدؓ بن سعید بن العاص بھی آپؓ کی مبارک سعی سے دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

سب سے پہلی مسجد اور اس کے بانی:

دعوتِ اسلام کے اس طریقہ کے علاوہ صدیق اکبرؓ کا مخفی روحانی اثر بھی سعید روحوں کو اسلام کی طرف مائل کرتا تھا، چنانچہ آپؓ نے اپنے مکان کے صحن میں ایک چھوٹی سی مسجد (صدیق اکبرؓ نے اپنے گھر کے صحن میں رات کو نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ مقرر کرلی تھی، مسجد سے وہی جگہ مراد ہے۔ غالباً اس گھر کی جگہ اب مسجد بنی ہوئی ہے۔ ناشر) بنائی تھی، اس میں نہایت خشوع سے عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے، آپؓ نہایت رقیق القلب (نرم دل) تھے، قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے، لوگ آپؓ کے گریہ وبکا کو دیکھ کر جمع ہوجاتے اور اس پُراثر منظر سے بڑے متاثر ہوتے۔ (بخاری شریف)

اسلام کے لیے صدیقی کارنامے:

فرائض نبوت کی ادائیگی میں صدیق اکبرؓ کا حصہ:

اس عنوان کی تشریح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث میں پڑھ لیجیے:

”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلٰی فِیْ مَالِہٖ وَ صُحْبَتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ۔“ (بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف)

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مال اور رفاقت کے اعتبار سے جس شخص کا سب سے زیادہ مجھ پر احسان ہے وہ ابوبکر ہیں۔“

سیدالکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس جس کا ہم پر احسان تھا؛ ہم نے ان کی مکافات کردی، مگر ابوبکرؓ کے ہمارے اوپر وہ احسانات ہیں جن کی خدا ہی قیامت کے روز مکافات کرے گا، کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا کہ ابوبکرؓ کے مال نے۔“

(ترمذی شریف)

”میں اگر اپنی امت میں سے کسی کو خلیل (جگری دوست جس کے سامنے ہر چیز ہیچ ہو) بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا، میرا خلیل اللہ ہے اور ابوبکرؓ میرے بھائی اور میرے رفیق ہیں۔“

(بخاری شریف، ترمذی شریف، مسلم شریف)

حضور ﷺ پر جاں نثاری:

چونکہ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر

صدیقؓ سب سے پہلے ایمان لے آئے تھے، نبوت ملنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے، یہ دور آپ کے لئے اور مسلمانوں کے لئے شدید ابتلاء کا اور نہایت صبر آزما تھا، مشرکین نے آپ کو اور مسلمانوں کو ہر قسم کی ایذا رسانی رات دن کا مشغلہ بنا رکھا تھا۔

اس زمانہ میں چونکہ ان واقعات کا روزنامچہ لکھنے کا اہتمام نہ تھا، پھر بھی اہلِ تاریخ نے کچھ واقعات بیان کر دیئے ہیں، جن کو پڑھ کر ہمارے جیسا آدمی بہت کچھ سبق حاصل کر سکتا ہے۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرائض نبوت کی ادائیگی میں سب سے زیادہ مددگار صدیق اکبرؓ تھے، آپ نے اپنی دولت، اپنی جان رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تج دی تھی، جہاں کوئی مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دست درازی کرتا تو جاں نثار صدیق اکبرؓ اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے خود سینہ سپر ہو جاتے، آپ کی جاں نثاری کے چند واقعات پیش خدمت ہیں:

(۱) ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں تقریر فرما رہے تھے، مشرکین اس تقریر سے سخت برہم ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس قدر تشدد کیا کہ بے ہوش ہو گئے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آگے بڑھ کر کہا: ''خدا تمہیں سمجھے! کیا تم صرف اس لئے قتل کئے ڈالتے ہو کہ یہ ایک خدا کا نام لیتے ہیں؟''

(۲) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، اسی حالت میں عقبہ بن ابی معیط نے اپنی چادر آپ کی گردن مبارک میں ڈال کر ایسے اینٹھی کہ آپ کا سانس رُک گیا، آنکھیں باہر نکلنے لگیں، ایک آدمی نے دوڑ کر حضرت صدیق اکبرؓ کو خبر کی کہ تمہارے ساتھی کو مارے ڈالتے ہیں، صدیق اکبرؓ دوڑے ہوئے آئے اور اس ناہنجار ''عقبہ'' کی گردن پکڑ کر ہٹایا، اور فرمایا: ''ارے کمبختو! کیا تم اس کو قتل کرتے ہو جو تمہارے پاس خدا کی نشانیاں لے کر آیا ہے اور کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔''

(۳) حضرت علیؓ سے کسی نے دریافت کیا، آپ حضرات میں سب سے زیادہ بہادر کون تھا؟ فرمایا: ''ابوبکرؓ'' پھر فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خود دیکھا کہ اوباشِ قریش نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا، اس وقت ہم میں سے کسی کو آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی، حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خبر ہوئی، فوراً حاضر ہوئے اور سب کو مار مار کر الگ کر دیا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھڑا کر لے گئے۔ (صحاح)

صدیق اکبرؓ کی اسلام کے لئے مالی قربانی:

جس طرح صدیق اکبرؓ اسلام لانے کے بعد تبلیغِ اسلام کے لئے جدوجہد کرتے رہے اور فرائض نبوت کی ادائیگی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیتے رہے، اسی طرح مالی قربانی میں بھی سب سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

ابتدائے اسلام میں مشرکین کے مسلمانوں پر مظالم سب کو معلوم ہیں۔ ایسے مظلوم مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت ابوبکرؓ کی پناہ لیتے تھے۔

جس وقت صدیق اکبرؓ اسلام لائے ہیں، اس وقت آپؓ کے پاس چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے، یہ سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

اسلام لانے والوں میں بہت سے غلام اور باندیاں بھی تھیں، جن کے مشرک آقا اسلام لانے کے جرم میں ان کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنائے رکھتے تھے اور ان کو طرح طرح کی ایذائیں دیتے تھے، ان مظلوموں میں حضرت بلال حبشیؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت نہدیہؓ اور حضرت نذیرہؓ جیسے حضرات مرد و عورت (مصنفِ ''صدیق اکبرؓ'' نے ایسے غلام مرد و عورتوں کی تعداد سات لکھی ہے، جن کو آپ نے کفار سے خرید کر آزاد کیا۔ ناشر) شامل تھے، ایسے مظلوموں کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے مالکوں سے خرید کر آزاد کیا۔

۹ ہجری میں افواہ پھیلی کہ قیصرِ روم عرب پر حملہ کرنا چاہتا ہے، موسم گرم، کھیتیاں پکی ہوئی، لوگوں کے خالی ہاتھ، راستہ طویل، مسلسل جنگوں کے باعث حالت پہلے ہی سے خراب تھی، اب آمد و رفت میں کم از کم تین ماہ کی مدت صَرف ہوگی، غرض! تنگی اور پریشانی اس قدر افزوں (زیادہ) تھی کہ اس جنگ کا نام ہی غزوۂ عسرت (تنگی کی لڑائی) ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے چندہ کی اپیل فرمائی۔ صدیق اکبرؓ اٹھے، گھر تشریف لے گئے، جو کچھ موجود تھا سب دربارِ رسالت میں لا کر پیش کر دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: بچوں کے لئے کیا چھوڑا؟ صدیق اکبرؓ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

(جاری ہے)

سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کے فضائل

مولانا محمد ثناء الرحمٰن

نفل کے لغوی معنی زائد چیز کے ہیں شرعی اصطلاح میں فرض اور واجب کے علاوہ عمل یا نماز کو نفل کہتے ہیں۔ نفل نماز کو ثواب میں اضافے کے لئے ادا کیا جاتا ہے ان میں بعض نفل تو وہ ہیں جن کی تاکید کافی آئی ہے جس کی وجہ سے اس کو سنت مؤکدہ کا درجہ دیا گیا ہے اور اس کو پڑھنے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے مثلاً فجر اور ظہر کی سنتیں اور بعض نوافل وہ جن کی تاکید زیادہ نہیں ہے یا ان پر عمل کسی وقت کیا گیا اور کسی وقت نہیں تو اس کو سنت غیر مؤکدہ یا عام نفل کہا گیا جیسے عصر کی سنت، عشاء کی سنت اور دوسرے عام نوافل وغیرہ۔

بچپن سے نماز کے نقشوں میں دیکھتے آئے تھے اور کتابوں میں پانچوں نمازوں کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں پڑھتے آئے تھے کہ:

فجر کی چار رکعت ہیں دو سنت مؤکدہ اور دو فرض۔۔۔۔ ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں چار پہلے سنت مؤکدہ پھر فرض چار رکعت پھر دو سنت مؤکدہ اور دو نفل۔۔۔۔ اسی طرح عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں چار سنت غیر مؤکدہ اور چار فرض۔۔۔۔ اور مغرب کی سات رکعتیں ہیں تین فرض دو سنتیں مؤکدہ اور دو نفل۔۔۔۔ اور عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں چار پہلے سنت غیر مؤکدہ پھر چار فرض پھر دو سنت موکدہ پھر دو نفل پھر تین وتر اور اس کے بعد دو نفل۔

ان رکعتوں کو دیکھ کر اور پڑھ کر اکثر لوگوں کا ہمیشہ یہ ہی خیال رہتا ہے کہ بس پڑھنے کی نماز تو فرض واجب اور سنت مؤکدہ ہی ہیں یہ سنت غیر مؤکدہ اور نوافل تو بس ایسے ہی فرض وغیرہ میں جو کمی بیشی ہو جاتی ہے اس کو دور کرنے کیلئے یا نفل پڑھنے کی عادت ڈالنے کیلئے لکھ دیئے گئے ہیں ان کی ویسے کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ نا بھی پڑھیں تو کوئی حرج نہیں۔

ہماری مسجد میں ایک عرصے سے یہ معمول ہے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد دعا سے پہلے ایک مختصر حدیث شریف پڑھی جاتی ہے (آج کل نور المصابیح شرح زجاجۃ المصابیح زیر درس ہے) اس میں چند دن پہلے وہ احادیث آئیں جن سے معلوم ہوا کہ یہ معمولی نوافل نہیں ہیں بلکہ ایک تو رسول اللہ ﷺ نے خود ان کو ادا کیا ہے اول تو یہ ہی سب سے بڑی فضیلت ہے اور دوسرے ان کے اور فضائل بھی احادیث میں آئے ہیں جن کو پڑھ کر یہ افسوس بھی ہوا کہ اتنے عرصے ان نوافل کی طرف سے کیوں غفلت رہی اور دوسری طرف یہ شکر بھی ادا ہوا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ابھی ہمت ہے موقع ہے ان سنت غیر مؤکدہ اور نوافل کو ادا کرنے کا، اس لئے اس کے اہتمام کی کوشش اور فکر کر لی جائے، اس لئے دل میں خیال ہوا کہ اس دفعہ میں ان ہی احادیث کو ذکر کیا جائے جن میں ان سنن مؤکدہ وغیر مؤکدہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے یا آپ ﷺ کا خود ان کو ادا کرنے کا معمول پتا چلتا ہے۔

مؤکدہ سنتوں کی ادائیگی پر جنت میں ایک گھر

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے (فرائض کے ساتھ) بارہ رکعتیں (دو فجر سے پہلے، چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد) سنت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے لئے جنت میں) مکان بناتے ہیں۔ (مسلم، ترمذی)

فجر کی سنتوں کا بیان

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو سنتوں پر جس قدر زیادہ پابندی فرمایا کرتے تھے کہ اس سے بڑھ کر پابندی سنتوں میں سے کسی سنت پر نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری اور مسلم) ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

ظہر کی مؤکدہ سنتوں کا اور ان کی فضیلت کا بیان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ آفتاب ڈھل جانے کے بعد ظہر کے فرض سے پہلے جو چار رکعتیں سنت پڑھی جاتی ہیں ان کا

ثواب نمازِ تہجد کے ثواب کے برابر ہے اور اس وقت یعنی زوال کے بعد ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ ایسا وقت ہے کہ جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت کوئی نہ کوئی نیک عمل کروں (چنانچہ آپ چار رکعت سنت ادا فرماتے)۔

(ترمذی بیہقی عن شعب الایمان)

ظہر کی مؤکدہ کے ساتھ غیر مؤکدہ سنتوں کا بیان اور ان کی فضیلت

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعتوں کو (جو سنت مؤکدہ ہیں ایک سلام سے) پڑھے اور فرض کے بعد چار رکعتوں کو (دو سلام سے) پڑھے (جن میں سے دو سنت مؤکدہ ہیں اور دو سنت غیر مؤکدہ یعنی مستحب ہیں) ان آٹھوں رکعتوں کو جو پابندی سے پڑھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اس پر حرام کردیں گے۔

(مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

عصر کے سنتوں کی فضیلت

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ پر اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں جو عصر کے فرض سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتا ہے (یہ چار رکعت اگرچہ سنت غیر مؤکدہ ہیں مگر یہ بڑی فضیلت کی نماز ہے)۔ (مسند احمد، ترمذی، ابوداود)

مغرب کے فرض کے بعد کی سنتوں کا بیان

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ ایک صحابی کے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مغرب کے فرض کے بعد بات کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا کرتا ہے (جو سنت مؤکدہ ہیں): اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ (مغرب کے فرض کے بعد) چار رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہے (جس میں دو تو سنت مؤکدہ ہیں اور بقیہ دو نفل اور صلوٰۃ الاوابین ہیں اور یہ صلوٰۃ الاوابین کی کم سے کم تعداد رکعات ہے) تو اس کی یہ نماز اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں رکھتے ہیں۔ (بیہقی)

صلوٰۃ الاوّابین کی فضیلت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مغرب کے فرض کے بعد چھ رکعتیں پڑھے (ان کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں، درمختار اور مرقات میں ہے کہ مغرب کے بعد کی دو رکعت سنت مؤکدہ ان چھ رکعتوں میں داخل ہیں) اور ان رکعتوں کو اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے کسی کا دل دکھے یا اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں تو اس کو ان چھ رکعتوں کے اس طرح پڑھنے سے بارہ سال کی عبادت کا ثواب دیا جائے گا۔ (ترمذی)

صلوٰۃ الاوابین کی بیس رکعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مغرب کے فرض کے بعد بیس رکعت پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک (عالی شان) محل تیار کرتے ہیں (جس میں طرح طرح کی نعمتیں ہوں گی)۔ (ترمذی)

عشاء کے فرض سے پہلے کی سنتوں کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ عشاء سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے پھر عشاء کے فرض کے بعد چار رکعت (دو سنت مؤکدہ اور دو نفل) ادا فرماتے اور پھر آرام فرماتے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، فتویٰ بنوری ٹاؤن ۱۴۴۴۰۷۱۰۰۵۴۳)

عشاء کے فرض کے بعد کی سنتوں کا بیان

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی عشاء کے فرض پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھتے اور دو نفل (یہ آپ کا ہمیشہ کا عمل در آمد تھا)۔ (ابوداؤد)

وتر کے بعد دو رکعت نفل

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

سنت مؤکدہ پڑھنے کے فوائد

(۱) اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیشہ مواظبت فرمائی اور احادیث میں بہت تاکید آئی اس پر عمل کی توفیق کا ملنا سعادت ہے۔

(۲) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ (فجر کی دو سنت)

(۳) جنت میں گھر بنتا ہے (بارہ رکعت سنت مؤکدہ ادا کرنے پر)

(۴) تہجد کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ظہر سے پہلے کی چار سنتوں پر)

(۵) جب ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس وقت نماز کی توفیق کا مل جانا (ظہر سے پہلے کی چار سنتوں پر)

(باقی صفحہ 27 پر)

عقیدۂ ختم نبوت......ایمان کی بنیاد

محمد اسامہ پسروری

ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی اور اہم عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں کا ایمان اور دین کی اساس قائم ہے۔ یہ عقیدہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ یہ عقیدہ قرآن، سنت اور اجماعِ امت سے واضح طور پر ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔''

(سورۃ الاحزاب:40)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔ لفظ ''خاتم النبیین'' کا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد احادیث میں ختم نبوت کے عقیدے کو بیان فرمایا:

1:.... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة؟ قال: فأنا اللبنة، وأنا خاتم النبيين۔''

(صحیح بخاری، کتاب المناقب)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مثال اس عمارت کی آخری اینٹ سے دی جو مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے بعد کسی اور اینٹ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

2:.... ایک اور حدیث میں فرمایا:

''لا نبی بعدی'' (صحیح بخاری، کتاب الجنائز)

اس مختصر مگر جامع حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح اعلان فرمایا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

تمام امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا شخص جھوٹا، دجال اور کافر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسیلمہ کذاب اور دیگر جھوٹے مدعیانِ نبوت کے خلاف بھرپور کارروائی کی اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی اساس ہے، اور اس کا انکار دین سے خارج کر دیتا ہے۔

یہ عقیدہ دین اسلام کی حفاظت کا ضامن ہے کیونکہ اگر نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو دین کے اصولوں میں تحریف اور بگاڑ کا خطرہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو محفوظ کر کے اور نبوت کا دروازہ بند کر کے دین کو قیامت تک کے لیے مکمل اور محفوظ کر دیا۔

آج کے دور میں کچھ لوگ ختم نبوت کے عقیدے کو چیلنج کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس عقیدے کی حفاظت کریں اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کا مقابلہ کریں۔

علماء، مفکرین اور تمام مسلمانوں کو اپنی نسلوں کو اس عقیدے کی اہمیت سے روشناس کرانا چاہیے تاکہ وہ دین اسلام کی حفاظت کے لیے تیار رہیں۔ ختم نبوت کا عقیدہ ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننا دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عقیدے پر ثابت قدم رہنے اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے فتنوں سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین، یا الٰہ العالمین۔

☆☆ .... ☆☆

مبارک ثانی کیس میں سپریم کورٹ کا

آخری اور تاریخی فیصلہ

گزشتہ سے پیوستہ

ادارہ

چنانچہ ماضی قریب میں سپریم کورٹ (عمل اور طریق کار) ایکٹ ۲۰۲۳ء (Supreme Court (Practice and Procedure) Act,2023). کی آئین کے ساتھ مطابقت کے متعلق فل کورٹ نے فیصلہ کیا (راجا عامر خان بنام وفاق پاکستان PLJ 2024 Supreme Court 114 When two interpretations are possible, the one that conforms with theInjunctions of Islam shall be adopted)

ترجمہ: جب دو تعبیرات ممکن ہوں، تو اس تعبیر کا اختیار کرنا لازم ہے جو اسلامی احکام کے ساتھ ہم آہنگ ہو)۔ تو اس میں اس اصول کی تصریح کی گئی کہ جہاں کسی قانون کی دو تعبیرات ممکن ہوں، تو عدالت اس تعبیر کو اختیار کرے گی جو قرآن وسنت میں مذکور اسلامی احکام اور آئین میں مذکور پالیسی کے اصولوں سے ہم آہنگ ہو۔

۱۵......آئین اور قانون کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ کسی اور مذہب کی توہین کرے یا اس کی مقدس شخصیات کے متعلق غلط بیانی کرے۔ تفسیر صغیر میں اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں بھی مسیحیت اور اسلام دونوں ہی کے متعلق اس اصول کی خلاف ورزی کی ہے۔ نیز اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کر چکے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے دینی شعائر کو استعمال نہیں کر سکتے۔

۱۶......آئین کی دفعہ ۲۰ میں مذہبی آزادی کے حق کو قانون، اخلاق اور امن عامہ کے تابع کیا گیا ہے اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵/اے نے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور مقدسات کی توہین کو قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔ چنانچہ آزادی رائے کے نام پر کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی اور کی تضحیک کرے یا اس کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے۔

حقوق انسانی کا بین الاقوامی قانون بھی اس کی ممانعت کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے سیاسی و شہری حقوق کے بین الاقوامی میثاق ۱۹۶۶ء میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔

(International Covenant on Civil and Political Rights,1966, Articles 18(3) and 20 (2))

اسی طرح کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی ایسے مذہب کا پیروکار ظاہر کرے جس کے بنیادی عقیدے سے ہی وہ انکاری ہو۔ لہٰذا قادیانیوں کا اپنے آپ کو "مسلمان" یا "احمدی مسلمان" کہلانا درست نہیں ہے۔

۱۷......آئین نے بھی مسلمان کی تعریف متعین کر دی ہے۔ جب یہ مسئلہ کھڑا ہوا تو پارلیمان میں تفصیلی مباحثہ ہوا اور قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ جو خود کو احمدی کہتے ہیں، کا موقف سننے اور سمجھنے کے لیے قومی اسمبلی کے پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی کیونکہ ایوان میں صرف ایوان کے ارکان ہی بات کر سکتے تھے، لیکن کمیٹی کسی بھی فرد کو سن سکتی تھی۔ (قومی اسمبلی نے یہ خصوصی کمیٹی ۳۰/ جون ۱۹۷۴ء کو بنائی۔ دیکھئے:

(The National Assembly of Pakistan Debates: Final Report, Third Session of 1974, Sunday, the 30th June 1974,pp. 1302-1309)

مقننہ کی اس خصوصی کمیٹی کی کارروائی ۵/ اگست ۱۹۷۴ء کو شروع ہوئی اور ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ کو پوری ہوئی۔ (کارروائی درج ذیل (کل (۲۱) دنوں میں کی گئی: ۵/ اگست سے ۱۰/ اگست تک، پھر ۲۰/ اگست سے ۲۴/ اگست تک، پھر ۲۷/ اگست سے ۳۱/ اگست تک، پھر ۲/ ستمبر سے ۳/ ستمبر تک اور پھر، ۵/ ستمبر سے ۷/ ستمبر تک۔ ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو خصوصی کمیٹی کی سفارشات قومی اسمبلی میں پیش کی گئیں اور پھر اس کی روشنی میں

قومی اسمبلی نے دوسری آئینی ترمیم کا بل متفقہ طور پر منظور کیا:

The National Assembly of Pakistan Debates: Final Report, Third Session of 1974, Saturday, the 7th September 1974 ,pp. 559-574)

کارروائی اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے چلائی۔ خصوصی کمیٹی میں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کا موقف سامنے آیا اور نتیجتاً اس پر اتفاق ہوا کہ وہ غیر مسلم ہیں۔

۱۸......اس کے بعد خصوصی کمیٹی نے درج ذیل سفارشات متفقہ طور پر منظور کر کے قومی اسمبلی کو بھیج دیئے:

(A) That the Constitution of Pakistan be amended as follows:

(i) That in Article 106(3)a reference be inserted to persons of the Qadiani Group and the Lahori Group (who call themselves Ahmadis):

(ii)That a non-Muslim may be defined in a new clause in Article 260.

To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended.)

(B) That the following explanation be added to section 295-A of the Pakistan Penal Code: "Explanation A Muslim who professes, practices or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260 of the Constitution shall be punishable under this section"

(C) That the consequential legislative and procedural amendments may be made in the relevant laws, such as the National Registration Act, 1973,and the Electoral Rolls Rules, 1974.)

(D) That the life, liberty, honour and fundamental rights of all citizens of Pakistan, irrespective of the Communities to which they belong, shall be fully protected and safeguarded).

دیکھئے:

(Proceedings of the Special Committee of the Whole House to Consider the Qadiani Issue, Saturday, the 7th September, 1974 ,pp. 3080-3081).

ترجمہ: (ا) کہ پاکستان کے آئین میں درج ذیل طور پر ترمیم کی جائے:

(i) کہ دفعہ (۳) ۱۰۶ میں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) کی طرف حوالہ شامل کیا جائے؟

(ii) کہ دفعہ ۲۶۰ کی ایک نئی شق میں غیر مسلم کی تعریف دی جائے۔ ان سفارشات کو عملی صورت دینے کے لیے خصوصی کمیٹی کا متفقہ طور پر منظور کیا گیا مسودہ ضمیمہ میں شامل کیا گیا ہے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵/اے میں درج ذیل توضیح کا اضافہ کیا جائے: ''توضیح: اگر آئین کی دفعہ ۲۰۰ کی شق (۳) میں طے کیے گئے حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے تصور کے خلاف کوئی مسلمان عقیدہ رکھے، اس پر عمل کرے یا اس کی تبلیغ کرے، تو اسے اس دفعہ کے تحت سزا دی جاسکے گی۔''

(ج) کہ نتیجتاً متعلقہ قوانین، جیسے نیشنل رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ اور الیکٹورل رول رولز ۱۹۷۴ء میں قانونی اور ضابطے کی ترامیم کی جائیں گی۔

(د) پاکستان کے تمام شہریوں، خواہ ان کا تعلق کسی برادری سے ہو، کی زندگی، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کی مکمل حفاظت کی جائے گی اور تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ (ایضاً ص ۳۰۸۱: ان سفارشات پر ایوان کے درج ذیل ارکان نے دستخط کیے تھے: جناب عبدالحفیظ پیرزادہ، مولوی مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، پروفیسر غفور احمد، جناب غلام فاروق، چوہدری ظہور الٰہی، سردار مولا بخش سومرو)۔

۱۹......آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ذیلی دفعہ (۳) میں قرار دیا گیا ہے:

In the Constitution and all enactments and other legalinstruments, unless there is anything repugnant in the subject orcontext:

(a) "Muslim "means a person who believes in the unityand oneness of Almighty Allah, in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) the last of the prophets, and doesnot believe in, or recognize as a prophet or religious reformer, any person who claimed or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him) and

(b)"non-Muslim" means a person who is not a Muslim and includes a person belonging to the Christian, Hindu, Sikh, Buddhist or Parsi community, a person of the Quadiani Group or the Lahori Group who call themselves'Ahmadis or by any other name or a Bahai, and a person belonging to any of the Scheduled Castes.

(Article 6 of the Constitution (Third Amendment) Order 1985 (President's Order No. 24 of 1985)19th March 1985,Gazette of Pakistan, Extraordinary, Part I, 19th March 1985.)

ترجمہ: آئین میں اور تمام قوانین اور قانونی دستاویزات میں، جب تک موضوع یا سیاق میں اس کے برعکس مفہوم نہ ہو:

(الف)"مسلمان" سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ کی وحدانیت اور توحید پر ایمان رکھے، حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھے اور حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی شخص پر، جس نے خود کو نبی کہا تھا یا کہتا ہے، ایمان نہ رکھے نہ ہی اسے نبی یا مذہبی مصلح کے طور پر تسلیم کرے؟

(ب)"غیر مسلم" سے مراد وہ شخص ہے جو مسلمان نہیں ہے اور اس کے مفہوم میں وہ شخص شامل ہے جو مسیحی، ہندو، سکھ، بدھسٹ یا پارسی برادری سے تعلق رکھتا ہو، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی کہتے ہیں) کا فرد، یا کوئی بہائی، اور جدولی ذاتوں سے تعلق رکھنے والا شخص۔

۲۰...... علمائے کرام نے دو عدالتی نظائر کا بھی درست حوالہ دیا۔ وفاقی شرعی عدالت نے مقدمہ بعنوان "مجیب الرحمٰن بنام حکومت پاکستان (PLD 1985 Federal Shariat Court 8). میں تفصیلی بحث کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی قرآن وسنت میں مذکور اسلامی احکام سے متصادم نہیں ہیں؟ اور سپریم کورٹ نے مقدمہ بعنوان ظہیرالدین بنام ریاست (1993 SCMR 1718) کے فیصلے میں قرار دیا کہ مذکورہ دفعات اور شقوں میں کوئی بھی آئین میں مذکور بنیادی حقوق سے متصادم نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ مذکورہ دفعات میں احمدیوں/قادیانیوں کو جن اصطلاحات اور تراکیب کے استعمال سے روکا گیا ہے، ان کا دین اسلام میں مخصوص مفہوم ہے اور جو لوگ مسلمان نہیں ہیں وہ اپنے مذہبی امور میں ان کے استعمال سے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈال سکتے ہیں جس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (ایضاً، ص:۱۷۵۱)

۲۱......آئین اور قانون نے مختلف حقوق کے درمیان توازن قائم کر رکھا ہے۔ آئین میں جن بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے، ان میں کئی حقوق کے ساتھ مختلف الفاظ میں یہ قید لگائی گئی ہے۔ مثلاً کئی حقوق کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ عوامی مفاد (آئین، دفعہ:۱۵) میں یا امن عامہ کی خاطر (ایضاً، دفعہ:۱۶)، یا پاکستان کی حاکمیت یا سالمیت، امن عامہ یا اخلاق کی خاطر (ایضاً، دفعہ:۱۷)، یا اس نوعیت کے دیگر اقدار کی بنیاد پر قانون کے ذریعے معقول قیود عائد کی جاسکتی ہیں۔ ان متعدد حقوق کی طرح مذہبی آزادی کا حق بھی قانون، امن عامہ اور اخلاق کے تابع ہے۔ (ایضاً، دفعہ:۲۰)

۲۲......خصوصی کمیٹی کے مباحث میں بعض ارکان نے اور دوران سماعت بعض علمائے

کرام نے بھی اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں پر رسول اللہ ﷺ کے بہترین اخلاق کی پیروی لازم ہے اور یہ کہ ان کے بہترین اخلاق سے بھی عیاں ہے کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا ہے اور آپ کے بہترین اخلاق کی گواہی دی ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:۴)

ترجمہ: اور یقیناً آپ بہت عمدہ اخلاق پر ہیں۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، بلکہ آپ کی اتباع کا بھی حکم دیا ہے اور آپ کے اعلیٰ کردار کو مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے:

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آلِ عمران:۱۳۲)

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آلِ عمران:۳۱)

ترجمہ: کہہ دیجیے، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔

۲۳...... عدالت ہذا وفاق اور حکومت پنجاب کی جانب سے دائر کی گئی تصحیح کی درخواست، جس کی تائید علمائے کرام نے بھی کی، منظور کرتے ہوئے قرار دیتی ہے کہ:

(الف) حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ آپ ﷺ کو خاتم النبیین بمعنی ''آخر النبیین'' مانا جائے۔

(ب) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ (۳) ۲۶۰ میں بھی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کو مسلمان کی تعریف کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔

اور اس سلسلے میں کوئی اور تاویل یا توجیہ قابل قبول نہیں ہے۔جس طرح دنیا کے ہر ملک و ریاست کے ہر پابندِ آئین و قانون شہری پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس ملک کے آئین وقانون کو لفظاً و معناً تسلیم کرے اور آئین ''ام القوانین'' ہوتا ہے، اس لیے قادیانیوں پر بھی لازم ہے کہ وہ آئین میں طے شدہ اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم کریں، تو اس کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ان کے حقوق کا تعین بھی ہو سکے گا اور تحفظ بھی ہو سکے گا۔

(ج) خود کو احمدی/قادیانی کہنے والوں کے مذہبی حقوق کے مسئلے پر مجیب الرحمٰن بنام حکومت پاکستان کے مقدمے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے اور ظہیر الدین بنام ریاست کے مقدمے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کو لازمی نظیروں کی حیثیت حاصل ہے اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک مسلمہ اور نافذ العمل قانون ہے۔

(د) غلطیوں کی تصحیح کے بعد موجودہ فیصلے نے حکم نامہ مؤرخہ ۶/فروری ۲۰۲۴ء اور حکم نامہ مورخہ ۲۴/جولائی ۲۰۲۴ء کی جگہ لے لی ہے اور اب یہ اس مقدمے کا حتمی اور قطعی فیصلہ ہے، البتہ حکم نامہ مؤرخہ ۶/فروری ۲۰۲۴ء، صرف ضمانت کی حد تک موثر رہے گا اور ملزم کے خلاف جن دفعات کے تحت مقدمہ دائر کیا گیا تھا، ٹرائل کورٹ ہمارے ۶/فروری ۲۰۲۴ء یا ۲۴/جولائی ۲۰۲۴ء کے فیصلوں سے (جو اَب کالعدم ہیں) کسی طرح متاثر ہوئے بغیر مقدمے کی کارروائی جاری رکھے اور تمام حالات مقدمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ ملزم پر ان دفعات کے تحت جرم بنتا ہے یا نہیں؟

۲۴...... عدالت ان تمام دینی اداروں اور افراد اور خصوصاً ان علمائے کرام کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے اس اہم مسئلے پر عدالت کی راہنمائی کے لیے اپنی تحریرات بھیجیں یا عدالت میں دلائل پیش کیے۔

چیف جسٹس جج جج

اسلام آباد ۱۰/اکتوبر ۲۰۲۴ء

اشاعت کے لیے منظور شدہ

☆☆ .... ☆☆

بلوچستان میں تحفظ ختم نبوت پروگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نومبر کے مہینہ میں بلوچستان کے مختلف شہروں کوئٹہ، نوشکی، چمن، پشین اور قلعہ عبداللہ میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے پروگراموں کا انعقاد کیا گیا، جس میں مرکزی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد راشد مدنی، مولانا مختار احمد، مولانا محمد اویس، مولانا عبدالغنی، مولانا محمد احمد اور راقم الحروف شریک ہوئے۔ ان پروگراموں کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے۔

رپورٹ:.... مولانا محمد عنایت اللہ، مبلغ ختم نبوت کوئٹہ

پہلا پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام ۱۲؍نومبر ۲۰۲۴ء بروز منگل سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز ظہر تا عشاء جامع مسجد قندھاری کوئٹہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا ناصرالدین خاکوانی مدظلہ فرمارہے تھے۔ مبلغین ختم نبوت مولانا محمد اویس، مولانا محمد عنایت اللہ، مفتی محمد احمد نے نگرانی کی۔ جبکہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)، مولانا مختار احمد (مبلغ میرپورخاص)، مفتی محمد احمد، مولانا عبدالرحمن رفیق، مولانا انوارالحق حقانی، مولانا حسین احمد شرودی، مفتی عبدالرزاق، مولانا حفیظ اللہ سمیت متعدد مقررین نے شرکت و بیانات کئے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اویس اور راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔

دوسرا پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشکی کے زیر اہتمام ۱۳؍نومبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز ظہر تا عشاء مرکزی عیدگاہ غریب آباد نوشکی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس راقم الحروف مبلغ ختم نبوت کوئٹہ اور مولانا عبدالمنان کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ صدارت مرکزی راہنما مولانا محمد راشد مدنی مدظلہ نے کی۔ مفتی محمد راشد مدنی، مفتی محمد احمد، مولانا غلام نبی، مولانا عبدالغنی (مبلغ گوادر) اور راقم الحروف سمیت متعدد مقررین نے شرکت و خطاب کیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا عبدالغنی اور مولانا عبدالمنان نے انتہائی محنت اور لگن سے کام کیا۔

تیسرا پروگرام:

۱۴؍نومبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات جامعہ اسلامیہ علامہ عبدالغنی ٹاؤن چمن میں بعد نماز ظہر تا عشاء پروگرام ترتیب دیا گیا، جس کی نگرانی راقم اور حافظ عبدالرشید نے کی، اور صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد یوسف مدظلہ نے کی۔ پروگرام میں حضرت مولانا حافظ محمد یوسف، مفتی محمد احمد، مولانا محمد عنایت اللہ، جمعیت علماء اسلام چمن کے امیر مولانا عبدالمنان صاحب اور حافظ عبدالرشید کے بیانات ہوئے۔ مہمان خصوصی مولانا محمد راشد مدنی مدظلہ کا خطاب ہوا۔ نقابت کے فرائض راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔ حافظ عطاء اللہ، عصمت اللہ، بھائی محمد نعیم اور مولوی نجیب اللہ نے پروگرام کے لئے خوب محنت کی۔

چوتھا پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ سرانان پشین کے زیر اہتمام ۱۵؍نومبر ۲۰۲۴ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد شادیزئی سیران میں پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز ظہر تا عشاء منعقد ہوئی، صدارت الحاج مطیع اللہ آغا صاحب نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت محترم عبدالمصور مسرور نے پیش کیا۔ مولانا محمد راشد مدنی، مولانا حافظ محمد یوسف، مفتی محمد احمد، الحاج مولانا مطیع اللہ آغا صاحب، مولانا حیات اللہ صاحب، راقم و دیگر مقررین نے بیانات کئے۔ پروگرام میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ کامیابی کے لئے تمام ساتھیوں بالخصوص مولانا قمرالدین، مولانا احسان اللہ، مولانا محمد شاہد، مولانا محمد شان الدین نے شب و روز خوب محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کی کاوشوں کو قبول فرمائیں۔

پانچواں پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گلستان قلعہ عبداللہ کے زیر اہتمام ۱۶؍نومبر ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ مرکزی جامع مسجد خاتم النبیین عبدالرحمن زئی، بعد نماز ظہر تا عشاء تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

(باقی صفحہ 26 پر)

ختم نبوت کانفرنس،نوشکی

رپورٹ:..... مولانا عبدالغنی،گوادر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نوشکی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۳/نومبر ۲۰۲۴ء کو منعقد ہوئی، جس کی تیاریاں کئی روز سے جاری تھیں، مشورہ کے بعد مختلف علماء کرام کو ذمہ داریاں سونپی گئیں کارکنان ختم نبوت نے علماء کرام کی سرپرستی میں ختم نبوت کی بھرپور آواز لگائی۔ مختلف مدارس اور مساجد میں اجلاس رکھے گئے، جن میں عوام الناس کو کانفرنس کی شرکت کی بھرپور دعوت دی گئی۔

۱۳/ نومبر کو دوپہر تین بجے باقاعدہ کانفرنس کا آغاز ہوا، قاری صہیب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، اس کے بعد بیانات کا سلسلہ شروع ہوا، پہلی نشست میں مولانا نور جان امام وخطیب جامع مسجد بلال، مولانا عبد الحکیم صاحب مہتمم دار الفرقان کسانکوری، مولانا حسین احمد جنرل سیکریٹری تحصیل نوشکی، حاجی منظور احمد مینگل جنرل سیکریٹری ضلع نوشکی، خطیب رخشاں حضرت مولانا قاری عبدالباسط امام وخطیب جامع مسجد ابراہیم کے بیانات ہوئے۔

عصر کی نماز کے بعد دوسری نشست کا آغاز ہوا، تلاوت کلام پاک کی سعادت راقم الحروف (عبدالغنی) نے حاصل کی، مولانا سعید احمد صاحب مہتمم جامعہ اصحاب الصفہ احمد وال محسن نوشکی، حافظ عبد اللہ گورگیج صاحب، پروفیسر مفتی ہدایت اللہ صاحب کے بیانات ہوئے۔ ساڑھے چار بجے کوئٹہ کا وفد جس میں اس کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا محمد راشد مدنی صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عنایت اللہ صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان، مولانا مفتی محمد احمد صاحب ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان نوشکی پہنچ گئے۔ قبل از مغرب مولانا عنایت اللہ صاحب کا بیان ہوا، انہوں نے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔

بعداز مغرب قاری محمد انور صاحب کی قرأت سے تیسری نشست کا آغاز ہوا، تلاوت کلام پاک کے بعد راقم الحروف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف اور اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت کی قربانیوں کا ذکر کیا کہ اس جماعت کی بنیاد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ اس کے بعد مولانا مفتی محمد احمد صاحب کا بیان ہوا۔ بعدازاں حضرت مولانا محمد راشد مدنی صاحب کا بیان ہوا مولانا موصوف نے عقیدۂ ختم نبوت بہت جامع انداز میں سمجھایا کہ اس عقیدے میں کسی قسم کے شک کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، حضرت مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ تعالیٰ کی قربانیوں کا ذکر کیا، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے ان اکابرین کو چن چن قبول کیا تھا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کے لئے قبول فرمائیں، آمین ثم آمین۔

اس کے بعد مولانا عبد المنان صاحب نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشکی نے کلماتِ تشکر ادا کئے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا شیخ غلام نبی صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع نوشکی کی دعا سے اس کانفرنس کا اختتام ہوا اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبداللہ عزام اور راقم الحروف نے سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کانفرنس میں محنت کرنے والے، تعاون کرنے والے تمام ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر عطاء فرمائے اور پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔

☆☆ .... ☆☆

تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس، تربت

رپورٹ: مولانا احمد شاہ بلوچ

اکتوبر 2024ء بمطابق 26 ربیع الثانی 1446ھ بروز بدھ بمقام جامع مسجد مکی دشتی بازار میں زیرِ صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد الیاس دلاوری حفظہ اللہ وزیرِ نگرانی نگران و مسؤل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت مکران ڈویژن مولانا احمد شاہ صاحب وزیرِ انتظام حاجی عبدالسلام عارف خطیب مسجد ہذا سالانہ تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، اس میں مہمانانِ خصوصی مبلغین ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحی مطمئن اور مولانا محمد عبداللہ چغرزئی شریک ہوئے، کراچی کے وفد کو مدرسہ اشاعت التوحید والسنہ ملک آباد میں ظہرانہ دیا گیا، کچھ دیر قیلولہ کے بعد مہمان حضرات پروگرام کی طرف روانہ ہوئے کانفرنس کا آغاز بعد نمازِ عصر ہوا، پہلے سیشن کی ابتداء قاری مجیب الرحمٰن کی تلاوت سے ہوئی جبکہ نعتیہ کلام حافظ بلال اور حافظ امین اللہ نے پیش کیے، مقررین میں مولانا عزیز اللہ جوسکی، مبلغ ختم نبوت گوادر مولانا عبدالغنی، مولانا مسلم زعمرانی اور آخر میں رئیس دارالافتاء مولانا مفتی شاہ میر عزیز صاحب نے ختم نبوّت پر تفصیلی خطاب کیا۔

کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز نمازِ مغرب کے بعد استاذ القراء قاری منیر احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا جبکہ نعتیہ و نظمیہ کلام حافظ مجیب الرحمٰن ابوبکر غنی و کمال انور نقشبندی، حافظ بلال، مولانا عبدالکبیر بدری، حافظ اویس الیاس نے پیش کیے، اس موقع پر جمعیت اہلحدیث کی جانب سے حافظ حق نواز نے خطاب کیا۔ مدیر مدرسہ دارارقم مفتی زاہد حسین صاحب نے ظہورِ مہدی پر تفصیلی گفتگو کی، بعدازاں مہمانانِ گرامی مولانا عبدالحی مطمئن اور مولانا محمد عبداللہ چغرزئی نے عقیدۂ ختم نبوت پر مفصل و مدلل بیانات کئے، آخر میں استاذ العلماء مولانا الیاس صاحب دلاوری حفظہ اللہ نے خصوصی و اختتامی خطاب فرمایا۔ تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس مفتی مراد جان مسؤل وفاق المدارس العربیہ تربت کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوئی، آخر میں تمام شرکاء کے لئے عشائیہ کا اہتمام کیا گیا، کانفرنس میں تربت و مضافات کے تمام علماء کرام مہتممین مدارس و اساتذہ وطلباء کرام ائمہ وخطباء حضرات، اسکول، کالج، یونیورسٹی کے پروفیسر، لیکچرار، اسٹوڈنٹس وکلاء برادری، تاجر برادری، سیاسی راہنماؤں اور عام پبلک نے بھرپور شرکت کی۔ اس کے علاوہ تربت دشت مند تمپ بلیدہ زعمران پنجگور گوادر پسنی کے مہمانانِ گرامی و دیگر حضرات جوق در جوق شریک رہے، پروگرام کے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی نذیر احمد صاحب نے سرانجام دیئے جبکہ مولانا احمد شاہ صاحب نے اسٹیج میں معاونت کی۔

پروگرام کے انتظامی امور کے سربراہ مولانا ادریس الیاس صاحب تھے جبکہ اس کے ماتحت کمیٹی نے مختلف امور کی نگرانی سرانجام دی جس میں مفتی زہیر احمد، قاری محمد اسماعیل، اعجاز نظر، مولانا عبدالحلیم، مولوی صادق، مولانا ولید احمد، حافظ ندیم، مولانا عبدالکبیر بدری مع رفقاء مولانا طلحہ تھے۔

مبلغین ختم نبوت کے وفد نے کانفرنس کے بعد رات کا قیام مدرسہ دار ارقم شے تگر میں فرمایا، اگلے دن حضرات مہمان پسنی گوادر کی طرف عازمِ سفر ہوئے جہاں انہوں نے پسنی اور گوادر کی مجالس ختم نبوت میں شریک ہونا تھا۔

الحمدللہ! آج جمعۃ المبارک کی صبح مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا وفد اورماڑہ پہنچا، جہاں اورماڑہ شہر کی مختلف مساجد میں خطبات جمعہ میں عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کیا گیا جامع مسجد توحیدی میں مولانا عبد الحی مطمئن صاحب، تحصیل مسجد میں مولانا محمد عبداللہ چغرزئی صاحب، جامع مسجد عائشہ صدیقہ شاخ جامعہ صفہ کراچی، مولانا محمد اختر صاحب ذمہ دار مجلس تحفظ ختم نبوۃ پنجگور سٹی اور جامع مسجد اللہ والی میں راقم الحروف احمد شاہ نے خطبہ دیا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت تمام ساتھیوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے، آمین یارب العالمین۔ ☆☆

مجاہدِ ختم نبوت ڈاکٹر دین محمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات

مولانا قاضی احسان احمد

مجاہد ختم نبوت، وکیل ناموس رسالت، داعیٔ حق و صداقت، قادیانیت کے لئے ننگی تلوار، ہمارے بزرگ راہنما محترم جناب ڈاکٹر دین محمد فریدیؒ ۶/نومبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ ۸ بجے شب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب ۳/مارچ ۱۹۳۷ء میں فرید پور ضلع کرنال انڈیا میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد ہرنولی تحصیل پپلاں ضلع میانوالی میں سکونت اختیار کی، کچھ عرصہ کے لئے نورپور تھل ضلع خوشاب میں بھی قیام رہا۔ ۱۹۷۲ء میں خانسر کے علاقہ میں رہائش اختیار کی۔ ۱۹۸۸ء میں بھکر میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

رب کریم نے کرم کیا، ایک مخلص دوست نے بھکر شہر کے مضافات میں تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو فروغ دینے کے لئے مسجد اور مدرسہ کے لئے ڈیڑھ کنال پر مشتمل قطعہ اراضی وقف کیا۔ مسجد اور مدرسہ کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد ۲۰۱۰ء میں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرخیل، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سابق امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ کے جانشین صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل احمد مدظلہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بزرگ ترین راہنما، ولی کامل، شیخ طریقت، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہم نے رکھا۔ مسجد اور مدرسہ کی تعمیر کے لئے اپنی ہمت اور بساط کی حد تک کوشاں اور فکر مند رہتے۔ الحمدللہ! کافی حد تک کام اپنی زندگی میں احباب کو متوجہ کر کے کروایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے کام آپ کی زندگی کا وطیرہ تھا، ۱۹۶۲ء میں اس عظیم کام کی طرف متوجہ ہوئے، شیخ المشائخ خواجہ خان محمدؒ کی خاص سرپرستی میں ہر کام مشورہ سے انجام دیا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا لال حسین اختر، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہم اللہ تعالیٰ سے بہت متاثر تھے، ان کے تذکرہ سے جی کو بہلاتے، ان کے کام کے انداز سے کام کرنے کو ترجیح دیتے، علاوہ ازیں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہم کی خوبیوں کے بھی گن گاتے تھے۔ بہت ہی درویش، فرشتہ سیرت انسان تھے، زندگی بھر کسی سے کوئی طمع اور لالچ نہیں رکھا، حق اور سچ سامنے کہنے کے عادی تھے۔

مساجد، مدارس اور خانقاہوں میں تو عموماً تحفظ ختم نبوت کے اجتماعات منعقد ہوتے ہی رہتے ہیں ان کا خاص ذوق اسکول و کالج، وکلاء حضرات میں کام کرنے کا تھا اکثر کہتے تھے کہ اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں کام کرو، کیونکہ یہاں سے ایس پی، یہاں سے فوجی افسر، یہاں سے جج، وکیل پیدا ہوتے ہیں۔ اس عمر میں ان کو ختم نبوت کا عقیدہ پختہ یاد کروادو، قادیانیت کی اسلام اور ملک دشمنی سمجھادو، فیلڈ میں آنے کے بعد یہ تمہارے سپاہی ہوں گے، فرماتے تھے: جس کا داؤ پہلے لگ جائے وہ جیت جاتا ہے۔ مسلمان اپنے مسلمان بچوں پر محنت کریں ان کو ایمان، عقیدہ، نظریہ کی محفوظ آغوش میں لے لیں، بعدازاں قادیانی یہاں نقب نہیں لگا سکیں گے۔ اس جذبہ وجنون کے پیش نظر اخبارات، رسائل اور جرائد میں تحقیقی، علمی، عقلی دلائل سے مزین مضامین نذرِ قارئین کرتے اور علمی حلقوں سے داد وصول کرتے۔

۱۹۸۲ء میں بھکر ضلع میں ایک سازش کے تحت نہایت عیاری، خاموشی اور چابک دستی سے کئی ایک اداروں میں خاصی تعداد میں قادیانیوں کو بھرتی کیا گیا، ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنی شبانہ روز کی اَن تھک محنت، کوشش و کاوش سے پورے ضلع کے ان تمام دفاتر کو قادیانی افسروں سے پاک کیا، اس وقت تک آرام اور چین سے نہیں بیٹھے جب تک ان تمام قادیانیوں کو اپنے مرگھٹ چناب نگر نہیں پہنچا دیا۔ سرکاری اداروں کو تحفظ ختم نبوت کے کام کی طرف متوجہ کرتے، ہمہ وقت فکر دامن گیر رہتی کہ سرکاری افسروں اور عملہ کو ختم نبوت کی معلومات مہیا کی جائیں، اپنی ہمت اور بساط کے مطابق کرتے بھی تھے۔ قادیانیوں کے خلاف عدالت کا راستہ اختیار کرنا، قانونی شکنجہ میں قادیانیوں کو فٹ کرنا، قانونی دلائل سے قادیانیوں کو شکست دینا، آپ کا وصفِ خاص تھا اور ہمیشہ کہتے: ”قادیانیوں کو عدالتوں کے ذریعہ سے اتنا رسوا کرو کہ منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں۔“

سیدھی سادی پُروقار زندگی کی ۸۷ بہاریں گزار کر ۶/نومبر ۲۰۲۴ء کو اس دارِ فانی سے رحلت کر گئے۔ ہزاروں عاشقانِ رسول، شمع رسالت کے پروانوں، فریدی کے مداحوں کی موجودگی میں حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی، علماء کرام، نامور سیاسی، سماجی، مذہبی شخصیات نے جنازہ میں شرکت کی اور اپنے علاقہ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ رب کریم ڈاکٹر فریدیؒ کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کی حسنات کو ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت مولانا علاؤالدینؒ ڈیرہ اسماعیل خان کا خاندان کئی پشتوں سے علمی خاندان ہے۔ آپ کے والد محترم مولانا احمد دینؒ، دادا مولانا صالح محمدؒ، علمائے کرام تھے۔ آپ ۲۱؍مارچ ۱۹۱۳ء کو ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی، پھر اپنے برادر بزرگوار مولانا سراج الدینؒ کے ساتھ ملتان کے قدیمی مدرسہ جامعہ نعمانیہ میں داخل ہوئے۔ آخری چار سال دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۸ء میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے بخاری شریف کا درس لیا، اور سند فضیلت حاصل کی۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اپنے والد محترم کے زیر سایہ تدریس کا آغاز کیا اور برادر بزرگوار مولانا سراج الدین کے ساتھ مل کر جامعہ نعمانیہ کے نام سے ڈیرہ اسماعیل خان میں ادارہ قائم کیا۔ طلبا پروانہ وار کھنچے چلے آئے اور مدرسہ نعمانیہ نے جامعہ نعمانیہ کی شکل اختیار کرلی۔ آپ جامع المعقول والمنقول تھے۔ کریما سے لے کر بخاری شریف تک تمام کتب کئی کئی مرتبہ پڑھائیں۔ آپ اخلاص وللٰہیت کا پیکر تھے۔

حضرت مدنیؒ کی شاگردی کی برکت سے آپ کے رگ وریشہ میں انگریز دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ نے بلاخوف لومۃ لائم احقاق حق وابطال باطل کے لئے دن رات ایک کردیئے۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اپنے علاقہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید وبند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ جب صوفی ریاض الحسن گنگوہیؒ نے ڈیرہ اسماعیل خان میں مجلس کا باقاعدہ کام شروع کیا تو آپ دل وجان سے اس کے رکن رکین بنے اور گنگوہیؒ صاحب کی دعوت پر تشریف لانے والے مبلغین جب تک جامعہ نعمانیہ میں تشریف نہ لے جاتے تو ان کا دورہ مکمل نہ ہوتا۔ راقم کو بھی کئی مرتبہ ان کی موجودگی اور سرپرستی میں بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۵۶ء میں جب جمعیت علماء اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا اعلان ہوا اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ امیر اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نائب امیر تو آپ جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوگئے۔ حضرت مفتی صاحبؒ سے علاقائی تعلق نے اس کو اور مہمیز دی اور آپ تادم زیست جمعیت علماء اسلام میں کسی نہ کسی حیثیت میں شامل رہے۔ آپ مفتی صاحبؒ کے مشیر ہوتے تھے اور مولانا مفتی محمودؒ بھی دل وجان سے آپ کا احترام کرتے اور ڈیرہ اسماعیل خان میں جمعیت علماء اسلام کی بھرپور سرپرستی کی۔

اہل حق کی ایک اور نمائندہ جماعت تنظیم اہل سنت جس کا احیاء سردار احمد خان پتافیؒ اور سردار محمود خان لغاریؒ ڈیرہ غازی خان نے قیام پاکستان سے پہلے کیا اور آگے چل کر تنظیم اہل سنت کی باگ ڈور مولانا سید نورالحسن بخاریؒ، علامہ دوست محمد قریشیؒ، علامہ عبدالستار تونسویؒ نے سنبھال لی تو آپ تنظیم اہل سنت کی مرکزی شوریٰ کے بھی رکن رہے۔ عقیدۂ ختم نبوت، ناموس رسالت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ناموس صحابہ واہلبیت کرامؓ کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ آپ نے عوام وخواص کے لئے اپنے جامعہ کی مسجد میں عوامی درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا، جو تادم زیست جاری رہا۔ غرضیکہ آپ خوددار، بہادر، جرأت مند عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر تعلیم بھی تھے۔ آپ سے ہزاروں طلبا نے علمی استفادہ کیا جو آگے چل کر علماء کہلائے اور دین پاک کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔ کئی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری، حج و عمرہ کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ آپ نے تقریباً ایک سو سال عمر پائی اور تاحیات تعلیم وتعلم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

قیام پاکستان سے پہلے دو مرتبہ اور قیام پاکستان کے بعد پانچ مرتبہ قید وبند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ آپ ڈیرہ اسماعیل خان میں اکابر علمائے حق کی روایات کے امین تھے اور بجاطور پر فخر ڈیرہ اسماعیل خان تھے۔ آخری دنوں میں بیمار ہوئے اور وقت موعود آن پہنچا اور آپ نے ۱۶؍دسمبر ۲۰۱۳ء کو داعی اجل کو لبیک کہا، آپ کا جنازہ ڈیرہ اسماعیل خان کے بڑے جنازوں میں تھا۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے ہزاروں مسلمانوں نے آہوں اور سسکیوں کے ساتھ انہیں رحمت خداوندی کے سپرد کیا۔ ☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

خطبۂ جمعہ:

یکم نومبر جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد حنفیہ اندرون محلہ حسن ابدال ضلع اٹک میں دیا۔ ابتدائی طور پر یہ مسجد شیر شاہ سوری کے زمانہ میں تعمیر ہوئی۔ تعمیر وتخریب ہوتی رہی، چند سال پہلے اس کی تعمیر جدید ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے راہنما مولانا حامد علی رحمانیؒ ایک عرصہ تک اس کے خطیب رہے۔

مدرسہ کا سنگ بنیاد جامع اشرفیہ لاہور کے بانی مبانی حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی فاضل دیوبند شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ نے رکھی۔ ہماری مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا قاری محمد یاسین بانی دارالقرآن فیصل آباد کے تلمیذ رشید اور حسن ابدال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا قاری اکرام اللہ مدظلہ نے ۱۹۹۴ء میں حفظ و ناظرہ سے آغاز کیا، الحمدللہ! دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہورہے ہیں، طلبا کی تعداد ۱۷۰ ہے۔ مولانا محمد صفدر جرواراس کے خطیب ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس اٹک:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے امیر سید الزاہدین حضرت مولانا قاضی زاہدالحسینیؒ کے فرزند ارجمند مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی مدظلہ ہیں۔ ہر سال مرکز ختم نبوت جو چار کنال پر مشتمل ہے، میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کراتے ہیں۔ امسال ۲/نومبر کو مغرب کی نماز کے بعد سے لے کر رات گئے تک ختم نبوت کانفرنس مولانا ثاقب الحسینی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی، تلاوت مقامی مدرس نے کی، جبکہ نعت بابا خورشید احمد راولپنڈی نے پیش کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں شوق، جوش و جذبہ قابل دید تھا۔ مفتی راشد مدنی نے قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کیا۔ آخری بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ مولانا شجاع آبادی نے سلسلۂ قادریہ کے مطابق آخر میں ذکر کرایا اور دعا بھی فرمائی۔ (امیر معاویہ)

صوابی ختم نبوت کا اجتماع:

صوابی خیبر پختونخواہ کے امیر پیر طریقت حضرت مولانا اعزازالحق مدظلہ کی نگرانی میں ہر سال ختم نبوت کا اجتماع ہوتا ہے۔ سال رواں میں ۲، ۳/نومبر کو عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ ۱۲ کنال پر مشتمل قطعہ اراضی کو اجتماع گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔ شرکائے اجتماع کے خوردونوش کے لئے کئی ایک کینٹین بنائی گئیں، جو شرکاء کو سستے داموں کھانا بھی مہیا کرتی رہیں۔ اجتماع رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع کا منظر پیش کررہا تھا، لوگ بستروں سمیت دھڑادھڑ شرکت کررہے تھے۔

اجتماع کو کنٹرول کرنے کے لئے ساٹھ کے قریب شعبہ جات قائم کئے گئے۔ چاق و چوبند نوجوان سینکڑوں کی تعداد میں اجتماع کے انتظامات کو کنٹرول کررہے تھے۔ اجتماع کی مختلف نشستوں کی صدارت وسرپرستی صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ، امیر صوابی حضرت مولانا پیر اعزازالحق مدظلہ، امیر مردان پشتو اور اردو کے مقبول خطیب مولانا قاری اکرام الحق، مجلس نوشہرہ کے امیر قاری محمد اسلم اور دوسرے شیوخ حدیث علماء کرام ومشائخ عظام نے کی۔

صوبہ بھر سے علماء کرام، مشائخ عظام پشتو میں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین وراہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عابد کمال نے اردو میں بیانات فرمائے۔ پشتو زبان کے مایہ ناز نعت خوانوں نے نعتیہ کلام پیش کئے۔ پشتون حضرات کا ذوق قابل داد ہے، وہ پشتو میں کئے گئے بیانات اور حمد ونعت میں خوب داد دے رہے تھے۔ خانقاہ شاہ منصور سے اجتماع گاہ کی طرف ان کی اپنی گاڑیاں لاتی اور لے جاتی ہیں۔

پنجاب سے گئے ہوئے علماء کرام ومشائخ عظام کا نعروں کی گونج میں استقبال ہوتا رہا، اجتماع کی ایمانی و وجدانی کیفیات دیکھ کر واقعتاً ایمان تازہ ہوتا رہا۔ اجتماع ختم نبوت کے عنوان پر تھا، نعرے بھی ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے عنوان پر جوش و جذبہ کے ساتھ گونجتے رہے۔ (امیر معاویہ)

مردان خیبر پختونخوا کا دوروزہ دورہ:

۴؍نومبر ۲۰۲۴ء ظہر کی نماز جامع مسجد ابوہریرہ مدرسہ عربیہ طورو بعد نماز ظہر مختصر بیان ہوا۔

سربدار ڈھیرے بھا گو بانڈہ میں ختم نبوت کانفرنس:

۴؍نومبر تین بجے سہ پہر تا نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت ونعت کے بعد علاقائی امیر مولانا سید عباداللہ کا کاخیل، محمد اسماعیل شجاع آبادنے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر مولانا قاری اکرام الحق امیر مجلس مردان کا بیان ہوا۔ بعد نماز عصر چھتمار جامع مسجد کز چم میں جلسہ منعقد ہوا۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا سید عباداللہ کاکاخیل کا بیان ہوا اور بعد نماز مغرب مولانا قاری اکرام الحق امیر مجلس مردان کے بیانات ہوئے۔ جامع مسجد النور بلال کالونی میں مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا عباداللہ کاکاخیل نے فرمائی۔ جبکہ محمد اسماعیل شجاع آبادی کا مغرب کی نماز کے بعد تفصیلی بیان ہوا۔ پچھلے مہینہ مردان مسجد باغ میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۱۵۲ حضرات اس علاقہ سے شریک ہوئے۔ بعض حضرات کو سندی گئی، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سندات تقسیم کیں۔ ۵؍نومبر جامعہ شمس للبنین والبنات سعید آباد نمبر ۴ مردان کے مہتمم مولانا سید محمد مستقیم شاہ مدظلہ کی دعوت پر بنین وبنات کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ بعد نماز جامعہ ابی ابن کعب جمال گڑھی تحصیل کاٹلنگ کے اساتذہ وطلبا سے خطاب کیا۔ جامعہ کے مہتمم مولانا محمد علی ربانی مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کے نائب امیر ہیں۔ مولانا نجم الاسلام کی معیت ورفاقت حاصل رہی۔ مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد زکریا (فکر مسجد) دوران آباد میں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت خطیب مسجد مولانا نجم الاسلام شاہی نے کی۔ مولانا سید عباداللہ کاکاخیل اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیانات کئے، جلسہ عشاء کی نماز تک جاری رہا۔

مولانا شجاع آبادی گوجرانوالہ میں:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے نوجوان مبلغ مولانا محمد عارف شامی کی دعوت پر راقم الحروف تین دن کے لئے گوجرانوالہ آیا۔ مغرب کی نماز کے بعد مجلس کے قدیم مرکز شیر شاہ سوری چمن شاہ میں بیان ہوا۔ چمن شاہ کی یہ جامع مسجد شیر شاہ سوری کے زمانہ میں تعمیر ہوئی، شیر شاہ سوری ۱۴۸۶ء میں پیدا ہوئے۔ مغل بادشاہ ہمایوں کو شکست دے کر ہندوستان کے حکمران بنے، کراچی سے پشاور تک جی ٹی روڈ اس کی حسین یادگار ہے۔ انہوں نے اپنے دور میں مساجد اور سرائے بنوائیں، موصوف ۱۵۴۰ء تا ۱۵۴۵ء تک حکمران رہے۔ یہ مسجد عیدگاہ شیر شاہ سوری کی حسین یادگار ہے، جس کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چلا رہی ہے۔ قاری عمر حیات حفظہ اللہ اس کے نظم کے انچارج ہیں۔ ان کی فرمائش پر

حضرو میں گیارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد عیدگاہ والی میں گیارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳؍نومبر ۲۰۲۴ء کو ظہر سے عشاء تک منعقد ہوئی۔ صدارت پیر طریقت حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ اٹک نے کی۔ تلاوت کلام پاک استاذ القرأ قاری سید انوار الحسن شاہ لاہور نے کی، جبکہ قاری محمد اعظم نے ائمہ حرمین کی آواز میں سورۃ الفاتحہ اور چند آیات تلاوت کیں۔ کانفرنس سے مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ، مولانا محمد اسماعیل رشیدی برمنگھم، مولانا عبدالواحد قریشی ڈیرہ اسماعیل خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر المبلغین حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم حافظ نصیر احمد احرار، ضلعی جمعیت کے راہنماؤں مولانا قاری محمد ابراہیم، مولانا مفتی محمد عبداللہ نے خطاب کیا۔ مہمانانِ خصوصی شاہ فیصل مسجد اسلام آباد کے سابق امام وخطیب مولانا قاری اخلاق احمد قاسمی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مرکزی نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کے فرزند ارجمند مولانا طلحہ رحمانی تھے۔ کانفرنس میں سامعین سے زیادہ تعداد علماء کرام کی تھی۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے لے کر موجودہ دور کی قربانیوں کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے ماننے والوں کا اصل علاج وہی ہے جو سیدنا صدیق اکبرؓ اور آپ کے رفقاء صحابہ کرامؓ نے کیا۔ قادیانی اپنی سازشوں اور شیطانی طرز کی وجہ سے اسلامیان پاکستان کو مجبور نہ کریں کہ وہ تحریک چلا کر ان کا کوئی علاج کریں۔ کانفرنس کا اہتمام مقامی امیر مولانا قاری محمد اسماعیل اور ان کے رفقاء نے کیا۔ (امیر معاویہ)

۷؍نومبر کو مغرب کی نماز کے بعد بیان ہوا۔

خطبۂ جمعہ:

۸؍نومبر جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے علی پور چٹھہ کے قدیمی مرکز جامع مسجد انوار الاسلام میں دیا۔ اس مسجد کے خطیب اور ملحقہ مدرسہ کے مہتمم مولانا افضال کٹھانہ ہیں۔ یہ اہل حق کا قدیمی مرکز ہے، علی پور چٹھہ میں ایک بہادر عالم دین مولانا محمد اقبال نعمانیؒ تھے، ان کی دعوت پر مجلس کے تمام بزرگ تشریف لاتے رہے۔ ایک مرتبہ ان کی دعوت پر فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ بھی تشریف لے گئے۔ ایک قادیانی، مسلمان دکاندار پر ڈورے ڈال رہا تھا اور مناظرہ کا چیلنج دیا، مولانا محمد حیاتؒ کا نام سن کر اس کے چھکے چھوٹ گئے۔ مسلمان جو اس کے زیر تبلیغ تھا، اسے گھیر گھار کر لایا اور فاتح قادیان نے ان کے پسندیدہ موضوع پر گفتگو کر کے اسے شکست سے دوچار کیا۔

کوٹ حرا میں جلسہ:

علی پور چٹھہ کا قدیمی قصبہ ہے۔ جہاں قادیانی اور مسلمان رشتہ داریوں میں ایک دوسرے سے جکڑے ہوئے ہیں، شوہر مسلمان ہے تو بیوی قادیانی یا اس کے برعکس بیوی مسلمان ہے اور شوہر قادیانی۔ مولانا عبدالوحید نوجوان عالم دین اور متحرک انسان ہیں۔ ان کی دعوت پر عشاء کی نماز کے بعد جلسہ ہوا، جس میں راقم نے قادیانی اور مسلم نکاح کے متعلق علماء کرام کے فتاویٰ بیان کئے اور قادیانیوں کے کفر و عقائد پر بیان کیا۔

پانچ دن چناب نگر میں:

جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی میں سینکڑوں طلبا کرام زیر تعلیم ہیں، حفظ و ناظرہ کے علاوہ اعدادیہ سے دورۂ حدیث شریف اور تخصص فی الفقہ و ختم نبوت تک تمام کلاسیں پڑھائی جاتی ہیں۔ جامعہ میں اکثر طلبا چنیوٹ، چناب نگر کے مضافات کے ہیں۔

تخصص فی الفقہ و ختم نبوت کے علماء کرام کو سارا سال ایک سبق ختم نبوت پر پڑھایا جاتا ہے۔ تخصص کے انچارج مولانا مفتی شفیق الرحمٰن ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ ہیں۔

تخصص کے طلبا کرام کو سارا سال مجلس کے جواں سال مبلغ مولانا توصیف احمد سلمہ ''اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ''، قادیانی شبہات کے جوابات تین جلد باقاعدہ سبقاً پڑھاتے ہیں۔ راقم ہر سال تخصص کے علماء کرام کو ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' پڑھاتا ہے۔ مولانا محمد راشد مدنی حیات عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیت پر لیکچر دیتے ہیں۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ وقتاً فوقتاً فرماتے رہتے ہیں۔ راقم نے ۹ تا ۱۳؍نومبر تک خدمت کی۔ خانقاہ عالیہ چشتیہ کے نامور شیخ، جامعہ اشرف المدارس کراچی کے مہتمم حضرت مولانا حکیم محمد مظہر مدظلہ، ۱۲؍نومبر کو تشریف لائے اور ظہر کی نماز سے قبل طلبا و اساتذۂ کرام کو نصائح فرمائیں۔ مولانا توصیف احمد اور راقم نے مہمان معظم کا خیر مقدمی الفاظ سے استقبال کیا اور انہیں چناب نگر کی صورتِ حال اور حساسیت سے آگاہ کیا، انہوں نے آخر میں دعا فرمائی۔ ☆☆

بقیہ:.....بلوچستان ختم نبوت پروگرام

بعد ازاں مولانا مطیع اللہ آغا، مولانا حافظ حسین احمد شرودی، مولانا عنایت اللہ کے بیانات کے علاوہ مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ کا خطاب ہوا۔ اس پروگرام میں بھی راقم الحروف نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔ پروگرام کی کامیابی کے لئے مولانا انعام اللہ، مولانا عبدالباسط، مفتی نصیب اللہ، مولانا ظہور احمد نے بھرپور کوشش کی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

چھٹا پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نوحصار کوئٹہ کے زیر اہتمام ۱۷؍نومبر ۲۰۲۴ء بروز اتوار جامعہ دار العلوم اسلامیہ لالا خان بادیزئی ٹاؤن کوئٹہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت مولانا مفتی روزی خان صاحب نے کی۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد ابراہیم کانسی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ ہدیۂ نعت محترم اشرف مظلوم یار نے پیش کیا۔ مقررین مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا حافظ حمد اللہ، مولانا مختار احمد، مولانا مفتی فضل غفور، مفتی محمد احمد، راقم الحروف اور مولانا نعمت اللہ نے عقیدۂ ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت پر بیانات کئے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا نعمت اللہ، مفتی روزی خان، مولانا عبدالسلام، مولانا عبدالمتین نے خوب محنت کی۔ مقررین نے عقیدۂ توحید باری تعالیٰ، عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے بارے میں سیر حاصل بیانات کئے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے تمام ساتھیوں نے محنت اور لگن سے کام کیا، بالخصوص ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، مولانا عطاء الرحمٰن، حاجی عبدالاحد، مولانا نعمت اللہ، سیّد صدرالدین، مولانا محمد انور، بھائی محمد عمران، حافظ حمزہ ملوک۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان ختم نبوت کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرتِ صدیقؓ کی بھی شان کیسی شان ہے
روحِ ایمان و عمل، صدق و صفا کی جان ہے

خانقاہ و مدرسہ، محراب و میدانِ جہاد
حضرتِ صدیق اکبرؓ کا یہ سب فیضان ہے

اک مسلسل کیف ہے، ہر قول میں ان کے نہاں
آپ کا ہر ہر عمل، فعلِ نبی کی شان ہے

حسنِ نیت، حسنِ دل، حسنِ یقیں، حسنِ عمل
حضرتِ صدیقؓ کی یہ امتیازی شان ہے

اے فریدیؔ بات جو کہنے کی ہے کہتا ہوں میں
جو کرے اُن پر تبرا، اس کا کیا ایمان ہے؟

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

بقیہ:... نمازِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ

سنت غیر مؤکدہ اور نوافل پڑھنے کے فوائد: (۱) اللہ کے رسول ﷺ کی مشابہت اور متابعت نصیب ہوجاتی ہے کہ آپ پڑھتے تھے تو ہم بھی پڑھتے ہیں۔ (۲) اس کے پڑھنے والے پر جہنم کی آگ حرام کردی جاتی ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ اس بندے پر اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (۴) نماز کو قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں رکھ دیا جاتا ہے۔ (۵) بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (۶) جنت میں عالی شان محل تیار ہوتا ہے۔

☆☆ .... ☆☆

مطبوعات ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	رعایتی قیمت
1	محاسبہ قادیانیت: جلد نمبر 01 تا 33	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	13200
2	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	حضرت مولانا پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	600
3	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
4	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
5	خاتم النبیین ﷺ	حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ/حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	350
6	تحریک ختم نبوت (10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
7	مقدمہ مرزائیہ بہاولپور (3 جلدیں)	جج محمد اکبر خان صاحب	1000
8	قومی اسمبلی میں بحث پر مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
9	مجموعہ رسائل ردقادیانیت جلد اول	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
10	مجموعہ رسائل ردقادیانیت جلد دوم	رسائل اکابرین	350
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
12	قادیانی شبہات اور ان کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
13	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
16	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
17	فتنہ گوہر شاہی	مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ/مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب	200
18	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب/مولانا قاضی احسان احمد صاحب	250
19	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	250
20	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
23	ختم نبوت ڈائری 2025ء	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	350
24	ختم نبوت کلینڈر 2025ء	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان	150

نوٹ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔